Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

No.5588

مصباح

ربوہ

سالانہ چندہ

قیمت فی پرچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ توجہ کریں!

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام مستورات کا رسالہ مصباح مرکزِ سلسلہ سے عرصہ تین سال سے جاری ہے۔ اس معاملہ میں بعض بہنوں نے قابلِ رشک تعاون کا ثبوت دیا ہے لیکن اکثر لجنات نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ نہ خود خریدار بنی ہیں اور نہ دوسروں کو خریدار بنانے کی کوشش کی ہے بعض بہنوں کی طرف بقایا ہے اور بعض خریدار وی۔پی واپس کر دیتے ہیں اس طرح رسالہ کی خریداری میں روز بروز کمی ہوتی جا رہی ہے اور رسالہ کو مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے

میں اس چٹھی کے ذریعہ تمام احمدی بہنوں خصوصاً لجنات کی عہدہ داروں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ رسالہ کی خریدار بنیں، دوسری بہنوں کو خریدار بنائیں، اپنے بقائے جلد صاف کریں۔ اگر کسی خریدار کی طرف وی۔پی کیا جائے تو وی۔پی وصول کر لیں۔ اپنی خوشی کے مواقع پر رسالہ کی اعانت فنڈ کو یاد رکھیں۔ یہ یاد رہے کہ احمدی مستورات اور بچوں کی دینی، مذہبی، علمی ترقی کیلئے اس رسالہ کا ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے۔ مادیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کے مقابلہ کیلئے رسالہ مصباح بہترین ہتھیار ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ تمام احمدی بہنیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی۔ نیز مصباح کے نئے عنوان "معصومیت" کے متعلق بھی بہنیں دلچسپی کا ثبوت دیں۔!

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

مصباح "جلسہ سالانہ نمبر"!

امسال بھی حسبِ سابق مصباح "جلسہ سالانہ نمبر" بہنوں کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ مفید مضامین کے علاوہ اہم تاریخی فوٹو بھی دی جائیں گی۔ تمام اہلِ قلم بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ مستورات سے متعلق اپنی معلومات ہمیں ارسال فرمائیں۔ اس قسم کے تمام مضامین کا پچیس ۲۵ نومبر تک دفتر مصباح میں پہنچ جانا ضروری ہے۔

مدیرہ

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

ماہنامہ مصباح

جلد ۲۴ ۳ —— نمبر ۷

احمدی مستورات کا علمی، مذہبی و ادبی رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بابت ماہ

اخاء ۱۳۳۱ ھش ۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

مندرجات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام ص۲
شذرات ، مدیرہ ، ص۳
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ، پیش کردہ حضرت
اُمّ داؤد احمد صاحبہ ، ص۵
درس قرآن مجید ، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ، ص۷
اشکِ ندامت (نظم) مصلح الدین احمد صاحب راجیکی ، ص۹
ختمِ نبوت (نظم) اکمل صاحب ، ص۱۰
قرآن کریم کے ارشادات ، ذکیہ سیٹھی ، ص۱۱
حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا ، بیگم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ، ص۱۳
موجودہ مخالفت اور ہم ، صفیہ خاتون صاحبہ ، ص۱۵
سچے اور جھوٹے مدعی میں فرق ، یحییٰ فضلی ، ص۱۷
تربیتِ اولاد ، شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی ، ص۲۱
تمنائیں ، سلطان احمد حفیظ ، ص۲۵
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ، امۃ اللطیف ثمر راولپنڈی ، ص۲۸
معصومیت ، ادارہ ، ص۲۹
بزمِ اطفال ، ص۳۱
تبلیغی مساعی ، محمودہ ثروت صاحبہ ، ص۳۲
بزمِ مصباح ، ص۳۳
کشیدہ کاری ، ذکیہ مطیع الرحمٰن ، ص۳۶
وصایا ، ص۳۷

سالانہ چندہ :- چھ روپے ❖ قیمت فی پرچہ :- آٹھ آنے

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام

(۱۳ جولائی ۱۹۵۱ء بمقام سکیسر)

کُفر کی طاقتوں کا توڑ ہیں ہم
رُوحِ اسلام کا نچوڑ ہیں ہم

گنتیوں سے مقام بالا ہے
ایک بھی ہوں اگر کروڑ ہیں ہم

اُن سے ملنا ہو گر تو ہم سے مل!
وصل کی وادیوں کے موڑ ہیں ہم

تم میں ہم میں مناسبت کیسی؟
تم مفاصل ہو اور جوڑ ہیں ہم

ہم اُمیدوں سے پُر ہیں تم مایوس
رونی صورت ہو تم ہنسوڑ ہیں ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

"امرت بازار پتریکا" کی گستاخی

بھارت کے اخبار "امرت بازار پتریکا" نے سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کر کے مسلمانانِ عالم کو سخت اذیت پہنچائی ہے۔ سچے مسلمان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ سے والہانہ عقیدت معیارِ ایمان ہے۔ یہ امر موجبِ تسکین ہے کہ مسلمانوں کے احتجاج کے پیشِ نظر بھارت کی حکومت نے اس اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ شروع کر دیا ہے۔ امید ہے کہ ایسا نابکار اخبار نویس ضرور اپنے کیفرِ کردار کو پہنچیگا جس نے پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ناپاک الفاظ لکھ کر کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کیا ہے۔ یہ امر تو براہِ راست بھارت حکومت سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس بارے میں مسلمانوں کو اپنا فرض بھی ادا کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ مخالفینِ اسلام میں سے گاہے گاہے اس قسم کی نازیبا حرکات کرنیوالے اسلئے ظاہر ہوتے رہتے ہیں کہ ابھی تک ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کے بلند مقام کو تمام دُنیا پر پُورے طور پر واضح نہیں کیا اور تبلیغ کا حق ادا نہیں ہوُا۔ ورنہ یہ کب ممکن ہے کہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پُورے کمال میں دیکھیں اور ان کی زبانیں اور قلمیں آپ کی مدح و توصیف کیلئے بیقرار نہ ہو جائیں؟ کچھ تو مسلمانوں کی عملی کمزوری اور زیادہ تر تبلیغ میں سُستی کا نتیجہ ہے کہ مختلف لوگ مختلف وقتوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ناشائستہ کلمات بول کر یا لکھ کر اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہیں اور مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کرتے ہیں۔

ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے کیا ہی مبارک تحریک جاری فرمائی تھی کہ سارے قوموں کے خدا ترس اور محقق انسان سال میں کم از کم ایک دفعہ ایسے اجلاس ہر جگہ کریں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علمی اور تاریخی رنگ میں روشنی ڈالی جائے۔ اس پاکیزہ طریق سے حقائق کا اظہار ہوگا اور لوگ محسنِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات اور آپ کے حالات سے زیادہ سے زیادہ آگاہ ہوں گے۔ نیز اس سے قوموں کی باہمی منافرت بھی ختم ہو جائیگی۔ اس تحریک کے ساتھ آپ نے جلسہ پیشوایانِ مذاہب کی بُنیاد بھی رکھی تاکہ سب قوموں کے پیشواؤں کی پاکیزہ صفات کا مشترکہ تذکرہ ہوتا رہے۔

ہمارے نزدیک یہی صحیح طریق ہے جس سے بھارت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کیلئے صحیح ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اب بھی ضرورت ہے کہ بھارت کے مسلمان اپنے علاقوں میں اس تحریک کو پورے زور اور اخلاص سے قائم رکھیں۔

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے سب سے بڑے محسن ہیں

ایسوسی ایٹڈ پریس پاکستان نے ڈھاکہ سے ۲۰ ستمبر کی خبر میں شائع کیا ہے کہ:۔

"پاکستان بھگوت گیتا سوسائٹی نے بیند رہ صفحات کا ایک پمفلٹ اور بھگوت گیتا ممبرز سوسائٹی کی سیکرٹری شریمتی سرلا دیوی کا ایک بیان شائع کیا ہے۔ اسمیں حکومتِ ہند کو متنبہ کیا گیا ہے کہ جس قسم کی "سیکولرازم" پر بھارت عمل پیرا ہے وہ اسے کمیونزم۔ کفر و الحاد اور اخلاقی ابتری کی طرف لے جائیگا۔ اسمیں الہ آباد کے "امرت بازار پتریکا" کی بھی سخت مذمت کی گئی ہے۔

شریمتی سرلا دیوی کے بیان کے مطابق سوسائٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اصول" حضرت موسیٰ۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت عیسیٰ۔ مہاتما بدھ۔ کرشن مہاراج اور حضرت محمدؐ۔ غرضیکہ تمام مذہبی رہنماؤں کے یکساں احترام پر مبنی ہیں۔ سوسائٹی "امرت پتریکا" کی سخت مذمت کرتی ہے جس نے حضرت محمدؐ کی توہین کرنے کی کوشش کی ہے اس شرمناک فعل سے دُنیا کے ۶۰ کروڑ مسلمانوں کے جذبات ہی کو مجروح نہیں کیا بلکہ بھارت۔ پاکستان اور باقی دُنیا کے ان غیر مسلم مرد عورتوں کے احساسات کو بھی ٹھیس پہنچائی ہے جو حضرت محمدؐ کو انسانیت کے رہنما و مصلح کی نظر سے دیکھتے ہیں رسول پاکؐ نے صنفِ نازک کی بہبود کیلئے جو کچھ کیا اس کی تمام عالم میں مثال نہیں ملتی۔ سوسائٹی "فلم انڈیا" اور بھارت کے ان جرائد کی بھی سخت مذمت کرتی ہے جنہوں نے ناموسِ رسولؐ پر شرمناک حملے کئے ہیں"

(نوائے وقت ۲ر اکتوبر)

بھگوت گیتا سوسائٹی کا یہ بیان اس بات پر دلیل ہے کہ ہندو قوم کے شرفا مرد اور عورتیں سبھی اس توہین آمیز طریق تحریر سے بیزار ہیں جو بعض شوریدہ سَر ہندو کھلا تیوں نے اختیار کر لیتے ہیں۔ اس بیان کا یہ فقرہ خاص طور پر ہماری توجہ کے قابل ہے:۔

"رسول پاکؐ نے صنفِ نازک کی بہبود کیلئے جو کچھ کیا اس کی تمام عالم میں مثال نہیں ملتی۔"

جب غیر مسلم تعلیم یافتہ خواتین تک کو یہ احساس ہے تو مسلمان خواتین کو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے گرانبہا احسانات کی قدر دانی کا اپنا فرض پورے طور پر ادا کرنا چاہیئے۔ سچ یہی ہے کہ طبقہ نسواں کو اپنا صحیح مقام نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی حاصل ہوا ہی ورنہ اس سے قبل عورت ہر قسم کے حقوق سے محروم زندگی بسر کرتی تھی۔ ایک عرب شاعر نے ابن کوثر کو اپنی لڑکی کا رشتہ طلب کرنے پر کہا تھا۔

غلا تطلعنہا یا ابن کوثر فانہ ✦ غذا الناس مذ قام النبی الجوارنا

ابن کوثر! اس رشتہ کی بجائے کسی اور عورت سے شادی کر لے اب تو جب سے پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں سب لوگ بچیوں کو پالنے لگ پڑے ہیں صلی اللہ علی النبی و آلہ وسلم۔

"آزاد" کا گندہ اور اشتعال انگیز کارٹون

حکومت پنجاب نے ایک مجلس رابطہ اتحاد بین المسلمین قائم کر رکھی ہے اس مجلس نے اپنے تازہ ریزولیوشن میں لکھا ہے کہ:۔

"پاکستان کے استحکام اتحاد کیلئے ضروری ہے کہ مختلف مذہبی فرقے ایک دوسرے کے خلاف رائے کے اظہار سے قطعاً احتراز کریں اور انکی تفاصیل کو عام مقامات پر ایسے انداز سے پیش نہ کریں جس سے کسی دوسرے فرقے کے جذبات کو ٹھیس لگنے یا اسکے افراد میں اشتعال پیدا ہونے یا مختلف فرقوں میں منافرت کے جذبات پیدا ہونے کا امکان ہو" (نوائے وقت ۲ر اکتوبر ۵۲ء)

ہم اس رابطہ کے اراکین سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا ایسے ریزولیوشن صرف دکھلانے کیلئے پاس کئے جاتے ہیں یا ان پر عمل کرنا اور عمل کرانا بھی مقصود ہوتا ہے؟ اگر یہ درست ہے کہ ان ریزولیوشنوں کی غرض فی الواقع استحکام اتحاد پاکستان" ہے تو کیوں یہ مجلس اس طرز اشاعت اور شدید اشتعال انگیزی کو نہیں روکتی جو خود اسکے اراکین یا انکے اخبارات جماعت احمدیہ اور اسکے پیشواؤں کے خلاف روزمرہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا "زمیندار" کی اشتعال انگیزی کسی سے مخفی ہے؟ کیا احراری اخبار "آزاد" کا ہر نمبر اشتعال انگیزی کا بے مثال نمونہ نہیں ہوتا؟ کیا حکومت نے ۱۷ر ستمبر کے "آزاد" کا وہ کارٹون ملاحظہ نہیں کیا جس میں اخبار مذکور نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ اور حکومت پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے خلاف نہایت ناپاک اشتعال انگیزی کی ہے؟ ہم نہایت ادب سے مگر پُرزور الفاظ میں حکومت پنجاب سے "آزاد" کے مطالبہ نمبر کو اسکی اشتعال انگیزی کے پیش نظر ضبط کرنیکا مطالبہ کرتے ہیں۔ نیز مجلس رابطہ مذکورہ سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ "آزاد" کے اس نمبر کے خلاف تو مذمت کا ریزولیوشن پاس کرے ورنہ سمجھا جائیگا کہ اس مجلس عاملہ کے ہاتھی کی طرح کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے اور ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیش کردہ
حضرت اُمِّ داؤد احمد صاحبہ

"مجھے افسوس اور رنج اِس امر کا ہوتا ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر ناطے بیاہ کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے۔ اور مجھے اکثر بار پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے کہ عیسائی عورتوں تک مرتے وقت لکھوکھا روپیہ عیسائی دین کی ترویج اور اشاعت کیلئے وصیت کر جاتی ہیں۔ اور ان کا اپنی زندگی کو عیسائیت کی اشاعت میں صرف کرنا تو ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ ہزارہا لیڈی مس مشنری گھروں اور کوچوں میں پھرتی ہیں اور جس طرح بن پڑے نقد ایمان چھینتی پھرتی ہیں۔ مسلمانوں میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا کہ وہ پچاس روپیہ بھی اشاعتِ اسلام کے لئے وصیت کر مرا ہو۔ ہاں شادیوں اور دُنیاوی رسوم پر تو بے حد اسراف ہوتے ہیں اور قرض لے کر بھی دل کھول کر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں۔ مگر خرچ کرنے کے لئے نہیں تو صرف اسلام کے لئے نہیں۔ افسوس! افسوس!! اِس سے بڑھ کر اَور مسلمانوں کی حالت قابلِ رحم کیا ہوگی۔ اصل بات یہ ہے بداعمالی کا نتیجہ بداعمالی ہوتا ہے۔ اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت ہے کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہو جاتی ہے۔ مجھے یاد آیا تذکرۃ الاولیاء میں مَیں نے پڑھا تھا کہ ایک آتش پرست بڈھا نوّے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔ کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ اَرے بڈھے تو کیا کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی ہے چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اُس نے کہا تو عبث حرکت کرتا ہے تو کافر ہے تجھے اجر کہاں۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔ بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں حج کو گیا تو دُور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ اور جب مَیں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا۔ کیا میرا دانے ڈالنا ضائع ہو گیا یا اس کا عوض ملا؟

اب خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا؟ مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا کہ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) مَیں نے اپنے کفر کے زمانہ میں بہت سے صدقات کئے ہیں کیا اُن کا اجر مجھے ملے گا؟ آپ نے فرمایا کہ وہی صدقات تو تیرے اسلام کا موجب ہو گئے ہیں۔ نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔ لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے۔ شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا اور ان کو راہِ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی اور صبح کو زیادہ پک گئی اور صبح کو باسی بچ رہی۔ عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں، ابھی ایک لقمہ نہیں اُٹھایا کہ دروازے پر آ کر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دیدو۔ کیا یہ نیکی ہو گی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا (الدھر) یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا۔ الغرض اس رکابی میں سے جس میں ابھی تازہ کھانا اور لذیذ اور پسندیدہ رکھا ہوا ہے، کھانا شروع نہیں کیا، فقیر کی صدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر نکال دے تو یہ تو نیکی ہے بے کار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ۴) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جائیں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضاء الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

میں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدم نہ ہو جائے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے اس وقت تک کوئی سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو آل (عرف عام) کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ جیسے چوہڑے کو بھی مصلّی یا مومن کہہ دیتے ہیں۔ مسلمان وہی ہے جو اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا مصداق ہو گیا ہو۔ وجہ منہ کو کہتے ہیں مگر اس کا اطلاق ذات اور وجود پر بھی ہوتا ہے۔ پس جس نے ساری طاقتیں اللہ کے حضور رکھ دی ہوں وہی سچا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک مسلمان نے کسی یہودی کو دعوتِ اسلام کی کہ تو مسلمان ہو جا۔ مسلمان خود فسق و فجور میں مبتلا تھا یہودی نے اس فاسق مسلمان کو کہا کہ تو پہلے اپنے آپ کو دیکھ اور تو اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسلام کا مفہوم چاہتا ہے نہ نام اور لفظ۔ یہودی نے اپنا قصہ بیان کیا کہ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا مگر دوسرے دن مجھے اسے قبر میں گاڑنا پڑا۔ اگر صرف نام ہی میں برکت ہوتی تو وہ کیوں مرتا۔ اگر کوئی مسلمان سے پوچھتا ہے کہ تو مسلمان ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے۔ الحمد للہ۔ پس یاد رکھو کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف)

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس قرآن مجید!

از

حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(رکوع ۱)

۳۰-۸-۵۲ بروز ہفتہ حضور کے درس کا خلاصہ مرتبہ کے الفاظ میں پیش ہے۔

سورۃ بقرہ - نزول کے لحاظ سے یہ سورۃ مدنی ہے۔ قرآن کریم کے لحاظ سے یہ سورۃ دوسری ہے اور متن کے لحاظ سے پہلی ہے - قرآن کریم نزول کے لحاظ سے اور ہے اور ترتیب کے لحاظ سے اور ہے - ابتداء قرآن کریم میں جو سورتیں نازل ہوئیں وہ مکہ والوں کی ذہنی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے نازل ہوئیں جس طرح بچہ ابتدا میں ابا، اماں اور روٹی وغیرہ کے الفاظ سیکھتا ہے اسی طرح پہلے وہ کلام نازل ہوا جو ابتدائی تھا - خدا کے وجود پہ یقین شریعت کے احکام نماز - روزہ - حج اور پردے کے احکام کی تفصیل - پھر بعد میں وہ کلام نازل ہوا جو بڑے بڑے لوگوں کے سمجھنے کے قابل تھا جب قرآن کریم نازل ہو گیا تو علمی سورتیں بعد میں رکھی گئیں۔ سورہ بقرہ کی آنحضرت صلعم نے کئی مواقع پر فضیلت بیان کی ہے - ایک دفعہ آپ نے فرمایا - اے لوگو اپنے گھروں کو قبروں کی طرح نہ بناؤ - جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اسمیں شیطان نہیں آتا - ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے - قرآن کریم کا کوہان سورۃ بقرہ ہے - جنگ حنین میں جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور وہ منتشر ہو گئے تو آپ نے مسلمانوں کو جمع کرنے کیلئے انہیں اس طرح پکارا کہ "اے اصحاب سورۃ بقرہ تم کو خدا کا رسول بلاتا ہے" پھر ایک موقع پر آپ نے ایک صحابی کو محض سورۃ بقرہ یاد ہونیکی وجہ سے جنگ کا سپہ سالار مقرر کر دیا - پھر آپ نے مسلمانوں کو جمع کرنے کیلئے اِن الفاظ میں بلایا "اے بیعت شجرہ کرنے والو! تم کو خدا کا رسول بلاتا ہے - اے انصار! تم کو خدا کا رسول بلاتا ہے" مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا تو آپ نے فرمایا "اصحاب بقرہ اکٹھے ہو جائیں"

الٓمّٓ - یہ حروف ہیں الگ الگ - انکو الٓمّٓ پڑھنا جائز نہیں - اِن حروف کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ راز ہیں جنکو واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا لیکن اس خیال پر اعتراض ہوتا ہے کہ راز ہونیکی صورت میں ان کا بیان کرنا کیا معنی رکھتا ہے - بعض کہتے ہیں کہ یہ اشارے ہیں کیونکہ ہر زبان کے بعض حروف مخفف ہوتے ہیں جیسے طرح M.A سے مراد Master of arts ہے تو اسی طرح عربی میں بھی بعض حروف کو استعمال کیا گیا ہے - مثلاً"

بالخیر خیراۃ فان شرّ فا
ولا اُرید شرّ الا ان تا

"فا" مخفف ہے اور تنشاء کی جگہ صرف ت رکھدیا ہے - بعض لوگوں کا خیال ہے - الف اللہ کی جگہ آیا ہے اور لام جبرئیل کی جگہ اور میم محمدؐ کی بجائے - لیکن یہ خیال غلط ہے - الٓمّٓ درحقیقت صفات الٰہیہ ہیں اور اسکا مکمل فقرہ یہ ہے - اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ - یعنی میں اللہ زیادہ جاننے والا ہوں - خدا کی صفت علیم کو جاننے کیلئے اور یہ بتانے کیلئے کہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں -

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ - یہ وہ کتاب ہے اسمیں کوئی شک نہیں - یہ ہدایت ہے متقیوں کیلئے - یہ بھی جائز ہے کہ لَارَیْبَ فِیْہِ کو پہلے لے آئیں اور یہ معنی ہوں کہ کوئی شبہ نہیں کہ یہ وہی کتاب ہے اسمیں متقیوں کے لئے ہدایت ہے - یہاں مقصود معہود ذکری اور معہود ذہنی ہیں -

(۱) ذٰلِکَ الْکِتٰبُ - یہ وہ کتاب ہے جو ہر ایک دل میں موجود ہے - ہر فطرت کے دل میں یہ تقاضا تھا کہ ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویسی کتاب مل جائے جو ہر ضرورت کو پورا کرے۔

(۲) ذٰلِکَ الْکِتٰبُ میں اشارہ ہے اس دعا کی طرف جو سورۃ فاتحہ میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی صورت میں مانگی گئی تھی۔

(۳) پھر یہ وہ کتاب ہے جس کا ذکر پیشگوئیوں میں آچکا ہے۔ کیونکہ تمام پہلے نبی ایک کتاب کے متعلق پیشگوئیاں کرتے آرہے تھے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ یہ ایک مکمل کتاب ہے جس کا ذکر پہلے سے ہو رہا تھا۔

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ ہدایت ہے متقیوں کیلئے۔ یہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف لیجاتی ہے۔ صرف متقی ہی نہیں بناتی بلکہ اعلیٰ مدارج عطا کرتی ہے کیونکہ تقویٰ کے بھی کئی درجے ہیں۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہاں تو صرف متقیوں کی ہدایت کا ذکر ہے۔ غیر متقیوں کے لئے ہدایت کی کیا صورت ہے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب متقیوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے تو دراصل یہ اسکے کمال کی طرف اشارہ ہے اور ادنیٰ چیزیں بھی اس میں شامل ہوجاتی ہیں۔ قرآن ایسی باتیں سکھاتا ہے جو نظر نہیں آتیں۔

غَیْبٌ۔ غیب کے یہ معنی نہیں کہ جو بات عقل کے خلاف ہو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو چیز نظر سے اوجھل ہو اس پر یقین رکھتے ہیں۔

دنیا میں غیب کی چیزیں چار قسم کی ہوتی ہیں:۔

(۱) ایسی چیزیں جو پہلے تو نظر آتی تھیں مگر اب نظر نہیں آتیں۔

(۲) دوم وہ جو پہلے تو نظر نہیں آتی تھیں مگر اب آتی ہیں۔

(۳) وہ چیزیں جو موجود ہیں مگر آنکھوں سے اوجھل ہیں۔

(۴) چوتھی چیز ایسی ہے جو نظر آ ہی نہیں سکتی۔ تو گویا ایک چیز اسلئے نظر نہیں آتی کہ وہ تھی مگر اب نہیں اور ایک اسلئے کہ پہلے نہیں تھی مگر اب ہے۔ تیسری چیز کا وجود ہے تو سہی مگر آنکھوں سے اوجھل ہے اور چوتھی چیز ایسی ہے کہ وہ نظر آ ہی نہیں سکتی۔ مثلاً عقل۔ حافظہ۔ ذہانت۔ روح ہے انسان کی وہ نظر نہیں آتی۔

یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ مومن وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم نے نوحؑ کو نہیں دیکھا۔ ہم نے عیسیٰؑ موسیٰؑ کا زمانہ نہیں پایا اور نہ ہی ہم نے کرشن جیؑ اور رامچندرؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے مگر ہم ان سب کے وجود پر یقین رکھتے ہیں۔ تو بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو نظر تو نہیں آتیں مگر ثبوت ان کا ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً موت ہے۔ تقدیر ہے۔ خدا ہے۔ فرشتے ہیں۔ تو یہ سب چیزیں وہمی نہیں بلکہ وہ چیزیں ہیں جو نظر سے اوجھل ہیں۔

وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔ اور وہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ اصل نماز باجماعت ہے۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ عربی زبان میں رزق کے معنی دینے کے ہیں۔ وہ چیزیں جو ہم نے ان کو دیں ان میں سے خرچ کرتے ہیں۔ رزق سے مراد صرف مال و دولت ہی نہیں بلکہ ہر چیز مثلاً طاقت ہے۔ علم ہے۔ عقل ہے۔ ہاتھ پاؤں۔ یہ سب کچھ خدا کی عطا کردہ چیزیں ہیں۔

آخرۃ کے معنی قیامت کے بھی ہیں اور آخری وحی کے بھی ہیں۔

ھُدًی کے معنے سواری کے ہیں یعنی وہ لوگ ہدایت پر ایسے بیٹھے ہیں کہ اس پر جم گئے ہیں۔ ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ ذرا ٹھوکر ہوئی اور ایمان ختم ہوگیا۔ پس صرف وہ لوگ کامیاب ہوں گے جو ہدایت پر بڑی پکی طرح سے قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو زبردستی ہدایت نہیں دیتا۔ جو کہتا ہے میں نے کافر بننا ہے وہ کافر بن جاتا ہے اور جو مومن بننا چاہتا ہے وہ مومن بن جاتا ہے +

(مرتبہ امۃ الرشید شوکت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشکِ ندامت

مصلح الدین احمد صاحب راجیکی از پشاور

اے صبحِ گلستاں رہنے دے اے شامِ گلستاں رہنے دے
یہ پھول مجھے درکار نہیں اے فصلِ بہاراں رہنے دے

وہ نور کہ جس کی کرنوں سے اُلفت کی فضائیں روشن تھیں
وہ نور نہیں اِن کرنوں میں اے مہرِ درخشاں رہنے دے

ماضی کے سہانے وقتوں کا جب لوٹ کے آنا مشکل ہے
پھر کیا حاصل اس گردش سے اے گردشِ دوراں رہنے دے

جلنا ہی میرا مقسوم سہی مٹنا ہی میرا انجام سہی!
کچھ دیر تو اپنی محفل میں اے جلوۂ جاناں رہنے دے

شاید کہ اسی کے ہاتھوں سے مُصلح کا مداوا ہو جائے
اِک اشکِ ندامت پلکوں میں اے دیدۂ گریاں رہنے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ختمِ نبوّت

اکمل صاحب

(۱)

مُنکرِ ختمِ نبوت جو بھی ہو وہ سزاوارِ عذاب الھُون ہے
اُمّتِ ختم الرسلؐ میں مستقل اِک نبی کو لانے والا کون ہے

(۲)

ہم مسلماں احمدی ہیں احمدی مُنکرِ ختمِ نبوّت اَور ہے
جو کہے ختم الرسلؐ کے بعد پھر ناصری عیسےٰ نبی کا دَور ہے

(۳)

جو کہے عیسےٰ نبی زندہ ہے اَور پھر سے آنے والا اس کا دَور ہے
مُنکرِ ختمِ نبوت ہے وہی سوچیئے! کن لوگوں کا یہ طَور ہے

(۴)

مُنکرِ ختمِ نبوّت احمدی ہو نہیں سکتے نہ ان کا طَور ہے
آئے اسرائیل کا عیسےٰ نبی یہ عقیدہ رکھنے والا اَور ہے

(۵)

تا قیامت اُمّتِ اسلام میں جب محمدؐ مصطفےٰ کا دَور ہے
پھر وہی عیسےٰ نبی کیوں آئے گا مسئلہ یہ قابلِ صد غور ہے

(۶)

مُنکرِ ختمِ نبوّت تو ہیں آپ اور کہتے ہیں ہمیں - کیا جَور ہے
اسرائیلی ہو رسولِ آخری خود ہی کہیئے! مومنانہ طَور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے ارشادات

از کنیز فاطمہ سیٹھی سیالکوٹ

(۲) عورتوں کے فرائض

(۱) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ۔

چونکہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس لئے مرد عورتوں پر نگران ہیں کیونکہ وہ ان پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک بیویاں وہ ہیں جو فرمانبرداری کرتی ہیں اور خاوند کے مال، اولاد اور اس کی عزت و ناموس اور اس کے گھر کی حفاظت کرتی ہیں۔

(۲) لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔

عورت کو چاہیئے کہ مرد کے لئے آرام و سکون کا باعث بنے اور اس سے محبت اور ہمدردی و رحمت کا سلوک رکھے۔ کیونکہ وہ اس مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

(۳) هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ۔ عورتوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ بطور لباس کے رہیں۔ جیسا کہ لباس پردہ پوشی کرتا ہے اور سردی گرمی سے بچاتا ہے اور آرام بخشتا ہے۔ اسی طرح چاہیئے کہ عورتیں بھی مردوں کے حق میں آرام کا موجب بنیں۔

(۴) وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ۔

عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زینتوں کا اظہار اپنے خاوندوں کے سامنے ہی کریں۔

(۵) مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ۔

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی پاکدامنی خاوند کی حفاظت میں رہنے میں ہی سمجھیں۔ وہ بدکاری کے امور کی طرف مائل نہ ہوں اور نہ ہی پوشیدہ طور پر کسی سے دوستی کریں۔

(۶) لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

اگر تم نعمت کا شکریہ ادا کرو گی تو میں تمہیں ضرور ترقی دوں گا اور بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گی تو میری طرف سے تمہیں شدید دکھ پہنچیگا۔

احادیث

(۱) قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ۔ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کونسی عورت اچھی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا۔ وہ عورت جب اسے خاوند دیکھے تو خوش ہو اور جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اس کی طبیعت کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔ اور اس کی خلاف مرضی مال میں کوئی تصرف نہ کرے۔

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصحیح (متفق علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد اپنے بستر پر عورت کو بلائے اور عورت آنے سے انکار کر دے تو تمام رات صبح تک ملائکہ اس پر لعنت کرتے ہیں اس لئے کہ اُس نے رات بھر اپنے خاوند کو ناراض رکھا۔

(۳) یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ قُلْنَ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ لِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ. قَالَ يَكْفُرْنَ بِالْعَشِيرِ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ مَا تَكْرَهُ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کیا کرو کہ میں نے آگ والوں میں اکثر تم کو ہی دیکھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کیوں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا۔ کفر کے باعث۔ کہا گیا کہ کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں اور فرمایا۔ بعض عورتوں کا تو یہ حال ہے کہ ایک لمبا زمانہ ان کے ساتھ احسان کرو پھر اگر کسی دن انکو کوئی امر ناگوار معلوم ہو تو فوراً اپنے خاوند سے یہ کہہ اٹھینگی کہ ہم نے تو تیرے ذریعہ کبھی سکھ نہیں دیکھا۔

(۴) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو سجدہ کی اجازت دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں +

ولادت

۱۔ میرے خالو جمعدار صوفی رحیم بخش صاحب کو مورخہ ۱۲ ستمبر کو خدا تعالےٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ مصباحی بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دیکر خادمِ احمدیت بنائے۔ آمین!

(صالحہ ریاض اوکاڑہ)

۲۔ میرے دولھا بھائی ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کو خدا تعالےٰ نے ۱۲ ستمبر کو پہلا فرزند عطا کیا ہے الحمدللہ بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر دے کر صحیح معنوں میں خادمِ احمدیت بنائے۔ آمین!

(امۃ الباسط از احمد نگر)

۳۔ میرے بڑے بھائی جان سید ریاض حسین بخاری بی۔ اے۔ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تیسرا فرزند عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام خاور مسعود رکھا ہے۔ اور میری آپا جان بیگم سید آفتاب بخاری بی۔ اے (آنرز) نوشہرہ کو ۱۹ ستمبر بروز جمعہ اللہ تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا کیا۔ مصباحی بہنیں ہر دو کی صحت و درازئ عمر و خادمِ احمدیت بننے کی دعا کریں۔ آمین! ثم آمین!! - والسلام (خریدار ۵۵)

دعائے نعم البدل

مورخہ ۱۱ ستمبر کو میرے چچا جان جناب مولوی عنایت اللہ صاحب جالندہری کا چھوٹا لڑکا عبد الرحمٰن بعارضہ خناق بیمار ہو کر قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کے والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین (امۃ القدیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امّاں جانؓ نوّر اللہ مرقدہا

بیگم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب

حضرت امّاں جان نور اللہ مرقدہا کے وصال کی خبر جب سے سُنی ہے دُنیا خالی خالی سی معلوم ہوتی ہے۔ گویا ایک بہت ہی بابرکت سایہ ہمارے سروں سے اُٹھ گیا ہے۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ خدا کرے کہ اس کی رحمتوں اور فضلوں کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ رہے اور وہ ہمارے آقا اور اپنے موعود خلیفہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زندگی میں خارق عادت طور پر برکت رکھدے اور جماعت کے سر پر یہ بابرکت سایہ مُدّت دراز تک قائم رہے اور خدا تعالےٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے ہوئے وعدے ہم سب کے ذریعے سے ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں پر پُورے ہوں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

مَیں چھوٹی ہی تھی، چھ سات برس کی۔ جب ہم سب اپنے والدین کے ساتھ افغانستان سے ہجرت کر کے قادیان میں اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں آ گئے۔ تھوڑے ہی سالوں کے بعد جبکہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال نہیں ہوُا تھا ہم دوبارہ واپس چلے گئے۔ اس کے بعد جب دوبارہ واپس آئے تو حضرت اقدسؑ کا وصال ہو چکا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا زمانۂ خلافت تھا۔ ان دنوں سے لیکر اب تک حضرت امّاں جانؓ کے مادرانہ اور مشفقانہ طور پر کئے ہوئے بہت سے احسانات اِس عاجزہ پر ہیں۔

جب عاجزہ کی شادی ہو گئی تو سُسرال میں مجھے کچھ تکلیف رہا کرتی تھی لیکن امّاں جانؓ سے مل کر اور آپؓ کی صحبت میں کچھ وقت گذار کر تمام تکالیف بھُول جاتیں۔ ہفتہ میں ایک بار اگر امّاں جانؓ سے مل نہ لیتی چین نہ آتا۔ جب تک قادیان میں رہی مَیں ہمیشہ آپؓ کی خدمت میں حاضر رہا کرتی۔ آپؓ بچپن سے ہی عاجزہ کے ساتھ ہمیشہ مہربان ماؤں کا سا سلوک فرماتیں۔ شادی کے بعد اپنی ماں تو جلد ہی واپس وطن چلی گئی تھیں لیکن مَیں نے سگی ماؤں سے زیادہ محبّت اور ہمدردی امّاں جانؓ میں پائی۔ آپؓ اکثر مجھے "بیٹی" "لڑکی" کہہ کر پکارتیں۔

جب بھی سُسرال کے ساتھ مجھے فیروزپور جانا پڑتا تو ریل پر سوار ہونے سے قبل مَیں امّاں جانؓ سے ملنے ضرور جاتی حسبِ معمول ایک دفعہ جانے سے پہلے ملنے گئی تو آپؓ مجھے گلے لگا کر ملیں۔ پھر فرمایا "جب بھی تم جانے لگتی ہو تو روتی کیوں ہو۔ تمہیں وہاں زیادہ تکلیف رہتی ہے؟" عرض کیا۔ نہیں امّاں جان! تکلیف تو کوئی زیادہ پریشان نہیں کرتی مگر قادیان اور آپ کی یاد ستاتی رہتی ہے۔ فرمانے لگیں "یہ بھی کوئی بات ہے جب تمہارے میاں پڑھ جائیں گے (اُن دنوں محترم ڈاکٹر صاحب لاہور میں تعلیم حاصل کرتے تھے) تو پھر تمہیں نہ جانے کہاں کہاں اُن کے ساتھ جانا پڑے گا۔ جہاں بھی رہو وہاں ہی خدا تعالیٰ کو یاد کرو۔ خدا تعالےٰ تو ہر جگہ ہی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد مجھے کئی سالوں تک افریقہ رہنا پڑا۔ اور اب پھر گذشتہ پانچ سالوں سے یہاں بورنیو میں رہ رہی ہوں، ہر جگہ حضرت امّاں جانؓ کی اس نصیحت نے فائدہ دیا۔

جب مَیں افریقہ سے واپس آئی تو سٹیشن سے اُترتے ہی حضرت امّاں جانؓ سے ملنے کے لئے "الدار" گئی۔ مَیں چونکہ ایک لمبی بیماری سے اُٹھی تھی اسلئے سیڑھیاں جلدی جلدی نہ چڑھ سکتی تھی لیکن مشفق و مہربان امّاں جانؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے ہی سے اپنی اِس خادمہ کے انتظار میں کمرے کے دروازے میں کھڑی تھیں۔ اُوپر پہنچتے ہی گلے لگا کر ملیں۔

مجھ جیسی اور بھی جیسیوں خادماؤں کے ساتھ حضرت اماں جانؓ کا یہی سلوک تھا۔ جب بھی کبھی میں آپؓ کی خدمت میں ہوتی اور آپؓ کوئی کھانے کی چیز پھل وغیرہ کھاتیں تو عاجزہ کو بھی مرحمت فرماتیں۔ اگر کوئی اور خادمہ پاس ہوتی تو اُسے بھی دیتیں۔

۱۹۳۵ء میں جب عاجزہ کی ایک ساڑھے تین سالہ چھوٹی لڑکی کھیلتے میں کچیلا اور سنکھیا کی گولیاں کھا کر آناً فاناً فوت ہو گئی تو حضرت اماں جانؓ بنفسِ نفیس عاجزہ کے غریب خانہ پر افسوس کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے تو ایسی خطرناک دوا کے لاپرواہی سے رکھنے کی وجہ سے خفا ہوئیں۔ پھر تسلّی دیتے ہوئے فرمایا "خدا تعالےٰ کے سب کام پُرحکمت ہوتے ہیں۔ بڑی ہو کر نہ جانے کیسی نکلتی۔ خدا تعالےٰ کی تقدیر پر راضی رہو۔ اس کے بعد بھی کبھی جب آپؓ اپنے ساتھ عورتوں کو لیکر باہر سیر کو جاتیں تو کبھی اِس عاجزہ کے ہاں بھی تشریف لے آتیں اس سے ایسی خوشی محسوس ہوتی جیسے کوئی بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔ جب تک حضرت اماں جانؓ زیادہ کمزور نہیں ہوئیں آپؓ اپنے ساتھ دو چار عورتوں کو لیکر کسی کے ہاں پھرتے پھراتے چلی جاتیں اور اس کا حال پوچھ آتیں۔ ایسے ہی ایک دفعہ آپ مجھے ساتھ لیکر محلہ دار البرکات میں ماسٹر محمد الدین صاحب کی بیوی (جو اُن دنوں بیمار تھیں) کا حال پوچھنے گئیں اور ان کا سارا مکان اور باغیچہ پھر کر دیکھا۔ غرضیکہ جماعت سے آپ کا سلوک بالکل مہربان اور مشفق ماؤں کا سا تھا۔

آپؓ کو خوابوں کی تعبیر کا علم بھی تھا۔ ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اماں جان مجھے فرما رہی ہیں کہ تم خاموشی کے ساتھ دودھ کے ساتھ ڈبل روٹی کھاؤ۔ مَیں یہ خواب سُنانے کیلئے شام کے وقت آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپؓ نے فرمایا کہ "رات کے وقت خوابیں نہیں سُنایا کرتے" (اس سے معلوم ہوا کہ رات کے وقت خوابیں سُنانا مناسب نہیں کیونکہ ان خیالات کی وجہ سے رات کو بھی ویسی ہی خوابیں آئینگی) خیر مَیں نے اگلے روز یہ خواب سُنائی۔ آپؓ نے سُنکر فرمایا کہ اسکی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بغیر محنت کے آرام والا رزق عطا فرمائیگا جس طرح دودھ میں بھگوئی ہوئی ڈبل روٹی آرام سے حلق سے اُترتی ہے ویسے ہی آرام والا رزق وہ دیگا۔ چنانچہ اسکے بعد ایسا ہی ہوا اور خدا تعالیٰ نے بہت آرام والا رزق عطا فرمایا۔ فالحمد للہ!

حضرت اماں جانؓ کسی کی خواہش کو رد نہیں فرمایا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ مَیں نے آپؓ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرک مانگا تو آپؓ نے دینے کا وعدہ فرمایا۔ اگلے دن اپنی کسی خادمہ کے ہاتھ حضور علیہ السلام کا تبرک بھی بھیجا اور ساتھ ہی کچھ سُوتی تحفہ مرحمت فرمائے اور کہلا بھیجا کہ ایسا اچھا تبرک مَیں کسی کسی کو دیتی ہوں۔ عام طور پر مَیں لوگوں کو گرم کپڑے والا تبرک ہی دیتی ہوں لیکن تمہیں یہ سُوتی کپڑے والا بھیج رہی ہوں۔ فجزاک اللہ احسن الجزاء۔

آج اماں جانؓ ہم میں نہیں۔ دل میں ایک ہوک سی اُٹھتی ہے جب سوچتی ہوں کہ قادیان ہو آتی دفعہ تو اماں جانؓ سے مل کر اور انہیں اچھی بھلی چھوڑ کر آئی تھی لیکن اب جب واپس جاؤنگی تو آپؓ کو کہیں نہ پاؤنگی۔ کیا معلوم تھا کہ اتنی جلدی ہجرت ہو جائیگی اور پھر آپ ہم سے رخصت ہو جائیں گی۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت اماں جانؓ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان احسانوں اور شفقتوں کے بدلے جو وہ ہم خاکپاؤں پر کیا کرتی تھیں آپ پر ہر آن اپنی بے انتہا رحمتیں اور فضل نازل فرماتا رہے۔ آپؓ کی اولاد در اولاد پر تا قیامت ہمیشہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہے اور فضل ہمیشہ انکے شاملِ حال رہے اور آپؓ کی دُعائیں جو آپؓ سیدنا حضرت امیر المومنین اپنی اولاد اور اپنی جماعت کے لئے فرمایا کرتی تھیں وہ ہمیں بھی پہنچتی رہیں۔ آمین۔ اے خدا تو ہم سب کو وہ کام کرنیکی توفیق عطا فرما جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اماں جانؓ کو مسرت ہو اور احمدیت کی ترقی کا دن قریب سے قریب تر آ جائے۔ آمین یا رب العالمین +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ مخالفت اور ہم

صفیہ خاتون سرگودھا

ابتدائے دُنیا سے خدا تعالیٰ کا یہ قانون چلا آتا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، اپنے بزرگوں کے اعلیٰ خصائل کو نظر انداز کر دیتا ہے اور ظلمت و گمراہی میں اپنے آپ کو کھو دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے اپنے کسی برگزیدہ بندے کو مبعوث فرماتا ہے۔ جو خدا کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کی اصلاح کا بیڑا اُٹھاتا ہے لیکن انسان ہمیشہ اس کی مخالفت کرتا ہے، اس کا تمسخر اُڑاتا ہے اور اس کی مخالفت سخت ترین دشمنی کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان نبی اور اس کے ساتھیوں کو طرح طرح کی تکالیف دیتا اور تنگ کرتا ہے۔ مارنے اور قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ گھروں سے بے گھر کرنے سے نہیں رُکتا لیکن باوجود شدید ترین ظلم و ستم ڈھانے کے صداقت کے پرستاروں کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آتی۔ دُنیا جانتی ہے کہ حضرت نوحؑ اور آپ کے مُٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ دشمن نے کیا سلوک کیا۔ ابراہیم۔ ہُود۔ لوط۔ صالح۔ اور شعیب علیہم السلام کے ساتھ اور آپ کے پیروؤں کے ساتھ کیا کیا گیا۔ موسےٰؑ اور آپ کے بھائیوں کے ساتھ فرعون نے کس قسم کا سلوک کیا۔ عیسیٰؑ اور آپ کے نصاریٰ کے ساتھ دشمن نے کیا سلوک کیا۔ پھر سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے نبی سرکارِ دو جہاں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کفارِ مکہ نے کیا سلوک کیا۔ لیکن دشمن کے اس بہیمانہ سلوک کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اپنے پاک بندوں کے شامل حال رہی اور دشمن ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا رہا۔

آج ہم پر یعنی جماعت احمدیہ پر بھی وہی وقت آیا ہے جو ہر نبی کے وقت آیا کرتا ہے۔ جو نوحؑ کی جماعت پر آیا۔ جو موسےٰؑ کے وقت آیا۔ جو عیسیٰؑ کے ماننے والوں پر آیا۔ جو لوط۔ شعیب۔ ہُود اور صالح علیہم السلام کے ساتھیوں پر آیا۔ اور جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر آیا۔ آج ہمیں صرف اسلئے اذیتیں پہنچائی جا رہی ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے احکام پر کیوں عمل کر رہے ہیں۔ آج ہمیں صرف اس لئے دُکھ دیا جا رہا ہے کہ ہم سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا بول بالا کیوں کر رہے ہیں۔ آج ہمیں اس لئے ذلیل کیا جا رہا ہے کہ ہم قرآن پاک کی تعلیم کو جسے یکسر بُھلا دیا گیا تھا کیوں دوبارہ روشن کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہمیں دشمن اس لئے مارنے پر تُلا ہوا ہے کہ ہم حقیقی اسلام کو کیوں دُنیا کے کناروں تک پھیلانا چاہتے ہیں لیکن کیا دشمن کا یہ ناروا سلوک ہمیں ہمارے کام سے روک دیگا؟ نہیں بلکہ یہ مخالفت کی آگ ایک طرف تو ہمارے ایمان کو محکم ترین کر دے گی اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کو بُزدل منافقوں کے جھوٹے تعاون سے بے نیاز کر دے گی۔

جب ہمارے حبیب پیغمبرِ اعظم حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے خدا تعالیٰ کا کام کرتے ہوئے پتھر کھائے۔ قید و بند کی اذیتیں جھیلیں اور شہادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے درجے پاتے تو ہم بھی انشاء اللہ سب مصائب برداشت کرتے ہوئے آپ کے پیش کردہ اسلام کو پھیلاتے ہوئے کسی کی دشمنی کی پرواہ نہیں کرینگے۔

آج ہم کو کافر کہنے والے ظالم سوچیں اور دیکھیں کہ کافروں والے کام کون کر رہا ہے اور مومنوں والے کون؟ وہ یہ بھی یاد رکھیں کہ آج کل جب ہمارے خلاف نعرے لگائے جاتے ہیں۔ جب ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں اور جگہ جگہ ہمارے خلاف زہر اگلا جاتا ہے تو اس وقت ان کی اس ظالمانہ روش پر ہمارا دل بجائے غمگین ہونے کے خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ہمیں اپنی اس امتیازی شان پر بے حد مسرت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ وقت تو سچے نبیوں کے ماننے والوں پر ہی آیا کرتا ہے۔ اور پھر اس لئے بھی ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ یہ مخالفت اور دشمنی ہماری صداقت کی ایک بڑی دلیل ثابت ہو رہی ہے۔

ایسے وقت میں ہمارا کام یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ اپنے فرائض کو پوری تندہی سے ادا کریں۔ نمازوں میں پختگی اختیار کریں۔ اگر ہو سکے تو روزے بھی رکھیں اور تہجد بھی ادا کریں اور اسلام کی ترقی کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ جس طرح بھی ہو سکے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اگر ہم نے اپنے پیارے خدا کو پا لیا تو دشمن ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے گا۔ پھر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے پیارے نبی۔ ہادی اکرم۔ امام الانبیاء۔ رحمۃ للعالمین۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ خاتم المرسلین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں اور آپ کے صحابہ کرام رض کے سے خصائل پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ دین کی راہ میں ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ غرور و نخوت۔ مکر و ریا اور بغض و نفاق کو قطعی چھوڑ دیں۔ عجز و انکساری۔ صداقت اور الفت و محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ کسی حالت میں بھی تبلیغ اسلام سے نہ رکیں اور صبر و استقلال سے دشمن کی ہر مخالفت و دشمنی کا مقابلہ کریں۔

اے خدا تو ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہر برے کام سے دور رکھ۔ ہمیں ہر حالت میں اپنی پناہ میں رکھ۔ کیونکہ تیرے سوا ہمارا کوئی سہارا نہیں۔ ہم کو ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد فرما۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہماری غلطیوں سے درگذر فرما۔ ہماری طاقت سے بڑھ کر ہم پر بوجھ نہ ڈال۔ اے میرے پیارے خدا تو ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ ہم پر رکھ۔ آمین! +

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں
ولادت باسعادت

مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کو خدا تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ نومولودہ کو اللہ تعالیٰ لمبی عمر دے اور خادمہ احمدیت بنائے۔ ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت کرے۔ آمین!

ادارہ مصباح کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور میر عبد السلام صاحب کے خاندان کو ہدیہ مبارک عرض ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے اور جھوٹے مدعی میں فرق اور حضرت مسیح موعود

یحییٰ فضلی
احمد نگر

خدا تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو دنیا کی ہدایت کے لئے مامور فرماتا ہے۔ اور یہ لوگ ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کی نصرت سے دنیا پر فتح حاصل کرتے ہیں۔ دنیا میں شریر لوگ بھی ہوتے ہیں جو ان کی کامیابی دیکھ کر خود بھی ویسی کامیابی حاصل کرنے کے خیال سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا مرسل ظاہر کرنے لگ جاتے ہیں۔ عام لوگوں کیلئے یہ ایک الجھن پیدا ہو جاتی ہے کہ ان میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔

خدا تعالیٰ جو نبیوں کو بھیجتا ہے اس بات سے غافل نہیں۔ اس نے اس بات کے لئے کہ لوگ سچے نبی کو پہچان کر ہدایت حاصل کر سکیں سچے اور جھوٹے مدعی میں فرق کرنے کے لئے چند اصول بنا دیئے ہیں اب یہ ہمارا کام رہ جاتا ہے کہ ہم ان اصولوں کے مطابق مدعی کو پرکھیں۔

پہلا اصول خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ وہ ہمیشہ سچے مدعی کی مدد فرماتا ہے اور جھوٹے نبی کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ قرآن مجید جو خدا تعالیٰ کی سب سے سچی اور محکم کتاب ہے اس میں خدا تعالیٰ اپنے قانون کو ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (مجادلہ ع۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے لکھ دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔"

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے اس قانون کو بہت سی جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ مثلاً فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ
الْاَشْهَادُ ۝ (سورہ مومن ع۶)

یعنی ہم ضرور اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ہمارے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اس دنیا میں اور اگلے جہان میں مدد کیا کرتے ہیں۔"

مندرجہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کی مدد فرماتا ہے۔ جہاں پر قرآن مجید میں یہ بیان کیا گیا ہے وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹے مدعیوں سے کیا سلوک کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا
مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ (سورہ حاقہ ع۲)

یعنی اگر یہ رسول جان بوجھ کر ہم پر جھوٹ باندھ رہا ہوتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔"

دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (سورہ انعام ع۳)

یعنی اس سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلاتا ہے۔ ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔"

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے صاف طور پر بیان فرما دیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جھوٹ باندھنے والا کبھی خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ اور یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت جھوٹے کو پہنچ جائے کیونکہ خدا تعالیٰ باریکیوں کو جاننے والا اور نہ بھولنے والا ہے۔

اب چند باتیں واضح ہو جاتی ہیں۔ پہلی یہ کہ مدعی اگر سچا ہے تو کامیاب و کامران ہوگا۔ اگر جھوٹا ہے تو ہلاک کیا جائے گا۔ (۲) اگر مدعی کی ترقی کے دنیوی سامان موجود نہ ہوں اور وہ ترقی کر جائے تو وہ یقیناً سچا ہوگا۔ اگر دنیوی سامان موجود ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی جھوٹا مدعی عارضی طور پر ترقی کرے لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ دنیوی سامان موجود نہ ہوں اور جھوٹا مدعی ترقی کر جائے۔ (۳) سچے مدعیوں کی ہمیشہ تمام دنیا مخالفت کیا کرتی ہے۔ اور ایک جھوٹا تو کسی جماعت کو ساتھ ملا بھی لیتا ہے مگر ایک مدعی جس کے پیچھے کوئی جماعت نہ ہو اور تمام دنیا اس کی مخالف ہو تو وہ مدعی سچا ہے بشرطیکہ دوسری شرائط پر پورا اترتا ہو۔ (۴) اگر کوئی مدعی دنیا سے وہ باتیں منوالے جو تمام لوگوں کے خلاف ہوں تو وہ مدعی سچا ہوگا۔ برعکس اس کے جھوٹا تو دنیا کو ساتھ ملانے کے لئے وہ تعلیم پیش کرے گا جو عام لوگوں کے مطابق ہوگی۔ (۵) اگر مدعی باوجود لوگوں کی مخالفت کے کامیاب و کامران ہو اور اس کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہوں تو وہ مدعی سچا ہوگا۔ جھوٹا مدعی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہو سکتے ہیں۔

یہ پانچوں باتیں کبھی کسی جھوٹے مدعی میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہ باتیں سچے میں ضرور جمع ہو جاتی ہیں۔ اب ہم کسی بھی مدعی کو پہچان سکتے ہیں کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ آئیے ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام مدعی مسیح و مہدی کے دعویٰ کو دیکھیں۔

پہلا اصل یہ ہے کہ جھوٹا مدعی ہلاک کیا جاتا ہے اور سچا کامیاب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہلاک نہیں کئے گئے بلکہ آپؑ نے طبعی موت سے وفات پائی۔ لوگوں نے آپؑ کو ہلاک کرنے کے لئے کیا کیا منصوبے استعمال نہ کئے۔ قتل کر دینے کی سازشیں کی گئیں۔ زہر دیکر مارنا چاہا۔ خون کے جھوٹے مقدمے بنائے گئے۔ لیکن آپؑ ہر دفعہ معجزانہ طور پر بچ گئے۔

دوسرا اصل یہ ہے کہ اس کی ترقی کے دنیوی سامان موجود نہ ہوں اور وہ ترقی کر جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی کے دنیوی سامان موجود نہ تھے۔ نہ آپؑ کو کوئی دنیوی وجاہت حاصل تھی جس کی بناء پر آپؑ ترقی کر جاتے۔ کسی وقت اگر آپؑ کا خاندان بڑا تھا تو اس وقت خستہ حالت میں تھا۔ آپؑ کی تعلیم اتنی نہ تھی کہ بڑے عالم ہونے کی وجہ سے لوگ آپؑ کو بلا پس و پیش مان لیتے۔ آپؑ گورنمنٹ میں کسی بڑے عہدہ پر ممتاز نہ تھے کہ لوگ اپنے فائدہ کے لئے آپؑ کو ماننے لگتے۔ غرضیکہ آپؑ کی ترقی کے دنیوی سامان موجود نہیں تھے۔

تیسرا اصل یہ ہے کہ لوگ اس کی مخالفت کریں اور کوئی جماعت اس کی حمایت نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں کوئی جماعت موجود نہ تھی بلکہ ہر جماعت اور ہر گروہ آپؑ کا مخالف تھا۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی سب آپؑ کے خلاف اکٹھے ہو گئے اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی طرح آپؑ کو ناکام کر دیں۔ مسلمانوں میں سے علماء آپؑ کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ کیونکہ آپؑ کا دعویٰ ماموریت کا تھا اور علماء آپؑ کی ترقی میں اپنا تنزّل دیکھتے تھے۔ انہیں نظر آ رہا تھا کہ اگر آپؑ کامیاب ہو گئے تو ہماری روزی بند ہو جائے گی اسلئے انہوں نے پوری طرح آپؑ کی مخالفت کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء اسلئے آپ کے مخالف تھے کہ آپ اسلام کے احکام کی پابندی کرنے کا حکم دیتے تھے جن کی رُو سے امیر غریب کا جدا گانہ امتیاز نہیں رہتا۔ اسلئے ان لوگوں کو آپ کا وجود ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔

غیر مذاہب والوں نے تو دشمن ہونا ہی تھا۔ آپؑ نے کمال کامیابی کے ساتھ اسلام کی برتری دوسرے مذاہب پر ظاہر کی تھی اسلئے وہ لوگ اپنے مخالف سب سے بڑے دفاع کرنے والے کو ہٹانے کے لئے پوری طرح منظم تھے۔

حکّام وقت کا مخالف ہونا تو لازمی امر تھا کیونکہ انہوں نے سُن رکھا تھا کہ جب مہدی آئے گا تو تلوار کے زور سے مسلمانوں کو دوسرے مذاہب پر فتح دلائے گا۔ آپؑ کے مقبول ہونیکی صورت میں انہیں اندیشہ تھا کہ کہیں مسلمان بغاوت پر نہ اُتر آئیں۔

عوام بھی آپؑ کے مخالف تھے کیونکہ وہ تو آخر اپنے لیڈروں، پیروں، امیروں اور حکومت کے کہنے کے مطابق چلتے ہیں۔ جس کے مخالف ان کے سربراہ ہوں گے یہ بھی اس کے مخالف ہوں گے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر گروہ نے آپؑ کی مخالفت کی۔ علماء نے اپنا مقدور بھر زور لگایا کہ آپؑ کو کافر ثابت کریں۔ تمام علماء نے متفقہ طور پر آپؑ پر کفر کے فتوے لگائے۔ امیروں نے اپنی دولت کے بل پر لوگوں کو آپؑ کے ماننے سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ غیر مذاہب والوں نے آپؑ کے ساتھ سخت سے سخت مقابلے کئے۔ آپؑ پر قتل کے مقدمے چلائے۔ قتل کرنے کی سازشیں کیں۔ حکومت نے اپنے اقتدار سے فائدہ اُٹھا کر لوگوں کو آپؑ سے دُور رکھنے کی کوشش کی۔ عوام الناس نے بائیکاٹ اور ایذارسانی کے ذریعے اپنے لیڈروں کا ہاتھ بٹایا۔

چوتھا اصل یہ ہے کہ اس مامور کی تعلیم ایسی نہ ہو جس کو لوگ فوراً قبول کرلیں۔ تب بھی لوگوں کو اپنے عقاید کی سچائی کا قائل کرے۔ اگر اس کی تعلیم عام لوگوں کے رجحان کے مطابق ہوگی تو لوگ اس کو ماننے لگ جائینگے اس میں تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ کامیابی بغیر کسی آسمانی مدد کے ہوئی ہے، خیالات لوگوں کے مطابق تھے اس لئے انہوں نے تسلیم کرلیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہر قسم کے لوگوں کے مخالف تھی۔ پرانی طرز کے لوگ اس بات کو ماننے کے لئے کبھی تیار نہیں ہو سکتے کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے ہیں اور وہ قصص اور روایات باطلہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ دوسری طرف نئے خیال کے لوگ اس لئے مخالف تھے کہ آپؑ سُود کی حرمت، ملائکہ کے وجود، دُعا کے فوائد، جنت دوزخ کے وجود کے متعلق تعلیم دیتے تھے۔ غرض کسی خیال کا کوئی آدمی بھی آپؑ کی تعلیم سے متفق نہ تھا۔

پانچواں اصل یہ ہے کہ وہ باوجود لوگوں کی مخالفت کے کامیاب و کامران ہو اور اس کی تائید میں خدائی نشان ظاہر ہوں۔

یہ بیان ہو چکا ہے کہ خدا تعالےٰ جھوٹوں کو مہلت نہیں دیتا اور ان کو ہلاک کر دیتا ہے مگر آپؑ دعوے کرنے کے بعد باوجود لوگوں کی مخالفتوں اور سازشوں کے تقریباً چالیس سال تک زندہ رہے۔ ظاہر ہے کہ یہ خدائی نشان ہی تھا اور آپؑ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت۔ کیونکہ جھوٹے کو مہلت نہیں دی جاتی اور سچا ہی زندہ رہتا ہے۔ آپؑ سچے ہی تھے جو اتنے لمبے عرصہ تک زندہ رہے۔ اگر آپؑ جھوٹے تھے تو پھر نعوذ باللہ من ذٰلک یہ ماننا پڑے گا کہ ولو تقوّل الخ والی آیت غلط ہے پس آپؑ کا لمبے عرصہ تک زندہ رہنا آپؑ کے مامور من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس وقت آپ نے دعویٰ کیا دُنیا میں کوئی آپ کو جانتا بھی نہ تھا آپ ایک چھوٹی سی بستی کے درویش منش انسان تھے جن کا اکثر وقت خلوت میں کٹتا تھا لیکن آپ کے نام لیوا آج تمام دُنیا میں موجود ہیں اور دُنیا کے کونے کونے میں آپ کا نام پھیلا ہوا ہے۔

لوگوں نے آپ کے ماننے والوں پر تشدد کیا۔ پھر بھی آپ کی جماعت بڑھتی گئی اور لوگوں نے جتنی زیادہ مخالفت کی اتنی ہی زیادہ آپ کی صداقت آشکار ہوتی گئی۔

آپ کو قتل کر دینے کی سازشیں کی گئیں کئی طریقوں سے انہیں پورا کرنے کی کوشش کی۔ زہر دینا چاہا قتل کے جھوٹے مقدمے بنائے لیکن ہر دفعہ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے بچا لیا۔

خدا تعالےٰ نے آپ کو لاکھوں مخلصوں کی جماعت دی جو دن رات آپ کے پیغام کو دُنیا کے باقی لوگوں تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ہزاروں لوگوں کو خدا تعالےٰ نے آپ کے سچے ہونے کی خبر کشوف و رؤیا کے ذریعہ دی۔

مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔

خوشخبری ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے اس مُصلح زمانی کو مانا۔ آؤ اور قرآن اور حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پرکھو۔ اس میں غفلت سے کام نہ لو۔ تا ایسا نہ ہو کہ تمہاری وفات کا وقت آجائے اس حال میں کہ تم نے اپنے زمانہ کے مصلح کو نہ مانا ہو۔ اور تم پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث صادق آئے جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ :-

من لم یعرف امام زمانہٖ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔

کہ جس نے اپنے زمانہ کے مصلح کو نہ مانا وہ جاہلیت کی موت مرا"

ولادت

مکرمی مینیجر صاحب رسالہ درویش

قادیان کو خدا تعالےٰ نے مؤرخہ ۸؍۱۰؍۵۲ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ادریس احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم آنریری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور قریشی حبیب اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بریلی کا نواسہ ہے۔ بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر دیکر خادم احمدیت اور نور الدین کا فرمانبردار بنائے۔ آمین۔

ادارہ مصباح مینیجر صاحب رسالہ درویش اور جملہ لواحقین کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔

اعلان نکاح

امیر جماعت قادیان جناب مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کا نکاح ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس نکاح کو بابرکت کرے آمین!

ادارہ مصباح کی طرف سے مولوی صاحب کی خدمت میں مبارک باد عرض ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد

"اپنے ایک مسودہ سے جو اسی مضمون پر مشتمل ہے" —— شیخ محمد نذیر فاروقی

آجکل یہ فیشن ہو چکا ہے کہ ہر وہ شخص جو نوجوانوں کو جو کسی مجلس مدرسہ یا سوسائٹی میں مخاطب کرتا ہے یہ ضرور کہیگا کہ آئندہ چل کر قوم کی ذمہ داری تمہارے کندھوں پر ہے اور تم ہی اسوقت قوم کی کشتی کے ملاح ہو گے۔ مگر جس طرح یہ خیال اپنے اندر سو فیصدی حقیقت رکھتا ہے یہ چیز بھی قابلِ فراموش اور قابلِ افسوس ہے کہ آج جو کشتی کے ملاح ہیں اور قوم کی ذمہ داریوں کا بوجھ جنکی گردن پر ہے وہ نوجوانوں کو تربیت دینے سے قریب قریب غافل ہیں اور انکو بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ بڑے بڑے سکولوں اور کالجوں میں پہنچنے سے پہلے اس پود کو کچھ ایسی بیماریاں لاحق ہو جائینگی جو انکو ناکارہ بنا دینگی اور ایسی ناکارہ پود سے بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ رکھنا محض خوش فہمی ہے۔ تربیت کا اثر سنِ تمیز اور بلوغت سے پہلے زیادہ اثر پذیر ہوتا ہے۔ اگر اس زمانہ میں والدین، استاد، رشتہ دار، عزیز و اقارب مجموعی طور پر اس پود کی نگہداشت کریں تو اس سے بہتر ہے کہ بالغ ہونے پر جبکہ عادات راسخ ہو چکی ہوں انکے روبرو لمبے لمبے لیکچر اور طویل تقریریں کیجائیں۔ سگریٹ پینے والے نوجوان سگریٹ پینے کے برخلاف واعظ کی باتیں سُننا تو پسند کرینگے لیکن سگریٹ کے نتائج بد سے بالعموم لاپرواہ ہی رہیں گے کہ یہ افیونی سے افیون چھڑانے کا قصہ ہے۔ لہٰذا ان کو اس تقریر دلپذیر سے صحیح معنوں میں کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور وہ بقول مرزا غالب یہ کہکر مجلس سے اُٹھتے ہیں ؎

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زُہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

کاش کہ اولاد کے بچپن میں ذمہ دارانہ طور پر والدین کو احساس ہوتا اور سگریٹ نوشی سے روک لیا جاتا تو آج جو لت انکو دامنگیر ہے اسکی بجائے ان کے دل اس قبیح عادت کی نسبت ایک جذبہ تنفر سے معمور ہوتے۔ اسی طرح دوسرے افعال و عادات، اخلاقی کمزوریوں اور روحانی بیماریوں کو خیال کر لیجیے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اولاد ہی صرف ذمہ دار نہیں بلکہ والدین پر اس کی ذمہ داری کا زیادہ بوجھ ہے۔ ایک فلاسفر کہتا ہے کہ مجھے جھوٹ کا سبق سب سے پہلے میری والدہ نے دیا۔ اس نے میری ضد پر جھوٹا وعدہ مٹھائی دلانے کا کیا۔ وہ سمجھتی تھی کہ یہ دفع الوقتی کے لئے ہے میں اسے حقیقت پر محمول کرتا تھا مگر وقت آنے پر مجھے معلوم ہوا کہ اس کی پختہ کاری نے یہ محض ایک میری ضد کو روکنے کا ذریعہ ٹھہرایا تھا۔ میں روتا تھا وہ چُپ کرانا چاہتی تھی۔ لیکن اُس نے "ہوا" آ گیا کہکر مجھے خوفزدہ کر دیا۔ مجھے رونا اور پہلی تکلیف بھول گئی جو رونے کا موجب تھی اور میں دبک کر اسکی آغوش میں بے حس و حرکت ہو گیا۔ وہ خوش ہو گئی کہ میں خاموش ہو گیا مگر وہ نہ جانتی تھی کہ "ہوا" میری رُوح کو قبض کر رہا تھا مجھے جلد معلوم ہو گیا کہ یہ حضرت والدہ محترمہ کی محض کذب بیانی تھی ورنہ میں نے آج تک کسی "ہوے" کا وجود نہیں دیکھا میں کیوں نہ کہوں کہ یہ جھوٹ بولنے کا پہلا سبق تھا جو مجھے دیا گیا۔

والدین ہوں یا استاد، محلہ کی مسجد کے مولوی جی ہوں یا خاندان کے بڑے بوڑھے آئندہ نسل کی تربیت اور اسکی نسبت اپنی اہم ذمہ داریوں سے معاف رکھنا قطعی طور پر لاپرواہ ہیں۔ والدین تو محض رسمی طور پر تعلیم کیلئے بچے کو مدرسے روانہ کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ اب بچے کا اپنا کام ہے۔ گویا وہ آزاد ہے جو چاہے کرے سکول کے معاملہ میں اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ والدین بھی اس کے مقدس فرض میں دخل دینا گناہ سمجھتے ہیں۔ اس آزادانہ ماحول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں صاحبزادہ صحبتِ بد کے اثرات سے وہ گھناؤنے درس حاصل کرتا ہے جس کا والدین کو خیال تک نہیں۔ کیونکہ ان کا صاحبزادہ نسلِ آدم سے تعلق تو نہیں رکھتا بلکہ فرشتہ ہے جو حمد و تسبیح کے سوائے کچھ جانتا ہی نہیں۔ جب کبھی نور العین کے حالات سے آگاہ ہوتے ہیں پاؤں تلے سے زمین سرکتی نظر آتی ہے مگر اب یہاں ایک اور غلطی کا ارتکاب ہوتا ہے کہ محبت آڑے آجاتی ہے۔ کچھ یہ بھی سمجھ لیا جاتا ہے، کہ معصوم ہے اپنی سادگی اور نادانی سے کر گزرا ہے لیکن جب بلند اقبال پے درپے لغزشوں سے اپنی قوتِ ارادی اور عزم صمیم کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے تو بڑے بوڑھے سر کو ہلا کر نہایت متانت سے کہہ دیتے ہیں "چلو اپنا سر کھائے۔ وقت آئے گا خود ہی سنبھل جائے گا" ماں نوجوان صاحبزادہ کی ابتدائی اوباشانہ حرکات پر فلسفیانہ رنگ میں کہتی ہے کہ "بہن! وہ کونسا بڑ ہے جو ہوا چلے اور نہ جھولے۔ سر پڑیگی خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اور نہ سمجھیگا تو اپنا کیا آپ بھریگا۔ ہم نے کوئی تمام عمر ساتھ دینا ہے" سکول کے ماسٹر جی (معاف کرنا میں عام سکولوں اور ان کے ماسٹر صاحبان کے رویّہ کے متعلق کہہ رہا ہوں ورنہ مجھے یقین ہے کہ آپ کا مدرسہ اس لائن پر نہیں جا رہا ہے۔ وہاں صحابیت کا اثر ہے اور طلباء ابتدا ہی سے ایک جماعتی نظام اور وقار کے ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ وہاں کے متعلمین کو ان افعالِ رذیلہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے گا مگر پھر بھی میں کہوں گا کہ بتقاضائے بشریت یہ ناممکنات سے نہیں۔ فواحشات نہ سہی تارکِ صوم و صلوٰۃ ہونا ان کے لئے ایسا ہی دھبہ ہے جیسا کہ اوباشانہ حرکات) ہاں میں کہہ رہا تھا کہ ماسٹر جی نورواجی طور پر سکول میں کرایہ کے ٹیوٹر ہیں۔ تنخواہ سرکار دیتی ہے، وقت مقررہ تک سکول میں بیٹھتے ہیں۔ لڑکا حاضر باش اور محنتی ہے، ماسٹر جی سے مؤدبانہ پیش آتا ہے۔ اگر اس کی اندرونی زندگی میں کوئی عیب ہے تو وہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ انہیں اس سے کیا غرض۔ یا اگر وہ سکول کے باہر بُری صحبتوں میں حصہ لیتا ہے تو وہ اس پر داروغہ تو نہیں ہیں۔ والدین پہلے ہی کنارہ کش تھے استاد کے رویّہ نے مزید لاتعلقی کا اظہار کیا۔ اب تعلیم کے پردہ میں درسِ آوارگی حاصل ہے۔

عزیز افضل۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میری ملازمت کے ایام میں جب ۔۔۔۔۔۔ میں تعینات تھا۔ ایک منشی تھا۔ اس کا ایک رشتہ کا بھائی اسکی زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اسکے پاس رہا کرتا تھا۔ منشی اس کا نگران اور کفیل تھا۔ لڑکا سکول جانے میں باقاعدہ۔ شکل و شباہت سے ہونہار۔ مجلس میں مؤدب نظر آتا تھا۔ سکول جاتا رہا، جاتا رہا۔ حتّٰی کہ امتحان کا داخلہ بھی منشی سے لے گیا اور امتحان دیکر فارغ بھی ہو گیا۔ نتیجہ امتحان نکلنے سے پہلے وہ اپنے وطنِ مالوف کو چلا گیا۔ ایک روز منشی عالمِ اضطراب میں سکول کو بھاگا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہنے لگا کہ امتحان کا ریزلٹ آج نکلا ہے دریافت کرنے جا رہا ہوں۔ سکول پہنچا۔ ماسٹر نے حیران ہو کر کہا کہ آپ کیا دریافت کر رہے ہیں آپ کے بھائی جان تو چار ماہ سے سکول چھوڑ چکے ہیں۔ داخلہ بھجوانے اور امتحان کی شمولیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہیئے! یہ لڑکے کا قصور تھا یا نگران کی غلطی کہ لڑکا چار ماہ تک طالب العلم بنا رہا اور طالب العلمی کے اخراجات گھر سے وصول کرتا رہا۔

یہی حال محلّہ کے طبیب روحانی اور پیشوا دین مولوی جی کا ہے۔ داڑھی کو شانہ کرنا۔ سر میں تیل ڈالنا۔ آنکھوں میں سُرمہ لگانا۔ روزانہ مسواک کرنا۔ شانے کا گوشت اور کدّو کا تُقل تو مولوی صاحب نے مسنون بتلا کر ترغیب دی لیکن اخلاقی اور ذہنی اصلاحات کو غیر ضروری سمجھ کر پسِ پُشت ڈال دیا۔ حالانکہ اخلاق کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح اور تربیت مولوی جی کا فرض تھا۔ کہ وہ محلہ یا گاؤں میں اسی مطلب کے لئے تھے کہ اپنے مقتدین کو اخلاق کا سبق دیں۔

بے شک وہ یسرنا القرآن کا سبق تو دیتے رہے۔ مگر شاگردانِ رشید برابر جھوٹ بولنے میں ترقی کرتے رہے۔ ایک دوسرے کی اشیاء چراتے رہے جھوٹی قسمیں کھاتے رہے اور صحن مسجد میں بیٹھ کر غلیظ گالی گلوچ کرتے رہے اور مولوی صاحب باوجود حاضر ہونے کے اپنے اشغالِ کثیرہ کی وجہ سے توجہ نہ دے سکے کہ ان کی اصلاح کرتے۔ مولوی جی کا مسندِ استادی پر لیٹ جانا اور پھر باسی روٹی کے خمار سے قیلولہ کے لئے مجبور ہونا شاگردوں کے لئے ایک زرین موقع تھا۔ انہوں نے جو چاہا کیا اور وہ خراٹے بھرتے رہے۔ ہاں ایک آدھ حصولِ سعادت کے خیال سے مولوی جی کے پاؤں بھی سہلاتا رہا۔ اور یہ سب کچھ مولوی صاحب کے لئے بمنزلہ کلورا فارم تھا اور بچوں کے لئے ایک زریں موقع۔

جسمانی تربیت اور صحت کے لئے ڈنڑ پیلنا، ورزش کرنا تو نوجوانوں کو سکھلایا گیا۔ خدمتِ خلق اور ایثار کا سبق کیوں نہ دیا گیا جس سے وہ آج بے پرواہ نظر آرہے ہیں۔ اخلاقی اور ذہنی بیماریوں سے وہ کیوں بے پرواہ ہیں۔ ان کو کبھی خیال تک نہیں آتا کہ جن چیزوں سے روحانی ترقی کا تعلق ہے ان کی اصلاح اور تربیت بھی ضروری ہے۔ پائیوریا اور آنکھ کے ککروں کیلئے تو ڈاکٹر صاحب کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے لیکن یہ کبھی خیال نہ آیا کہ آنکھ دن میں کے مرتبہ زنا کی مرتکب ہوتی ہے اور زبان دن میں کے مرتبہ مختلف قسم کی غلاظتوں سے آلودہ ہوتی ہے؟ کبھی یہ سوچا کہ زندہ ناچ اور سینما کے شوق میں تو پاؤں اُٹھے جاتے ہیں مگر مسجد کی جانب اُٹھتے ہی ایسے بوجھل کیوں ہو جاتے ہیں، گویا چکی کے پاٹ بندھے رکھے ہیں۔ یہ سب کچھ عدم تربیت اور ماحول کا اثر ہے اور اس کی ذمہ داری ان کی گردن پر ہے جو آج اس پود کے نگران ہیں۔ جو بونا تو نہیں جانتے لیکن کاٹنے اور انبار لگانے کے دلدادہ ہیں۔ یہ بچے معذور ہیں کہ جن کے پیٹوں سے نکلے، جن کی آغوشوں میں پلے، جن کی گودوں میں کھیلے انہوں نے ان عقلی، ذہنی، اخلاقی بیماریوں کو کبھی بنظرِ اہم نہیں دیکھا۔ اور ابتداء ہی میں ان کی اصلاح سے لاپرواہ رہے ہیں یہاں تک کہ ان کو بعض بیماریوں کا جو اس پود کو لگ رہی تھیں احساس تک نہیں ہوا کہ یہ بھی کوئی بیماری ہے۔

حالانکہ انفلوئنزا۔ پلیگ۔ کالرا کی طرح یہ بھی متعدی اور چھوت کی بیماریاں تھیں۔ وہ نہ سمجھ سکے کہ یہ چوری، جھوٹ، بلا ضرورت قسمیں کھانا، وعدہ شکنی، فریب، دھوکا وغیرہ کا مریض ہے اور ہم اس سے بغلگیر ہو رہے ہیں۔ یہ بیماری ہمیں بھی لگ جائے گی۔ ہم اسکی محبت پر فریفتہ رہے اور وہ ہمیں عملی طور پر ان بیماریوں کا شکار کرتے رہے۔

صوفیائے کرام کہتے ہیں کہ جب ابتداء میں انسان کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کا مرتکب ہوتا ہے تو اسکے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے۔ جوں جوں وہ مختلف برائیوں اور عیوب میں بڑھتا جاتا ہے یہ نقطہ بھی ترقی کرتا جاتا ہے۔ اگر کوئی استاد کامل اور راہنما سے ہدایت مل جائے تو اس کی سعی پیہم سے یہ سیاہی مٹ جاتی ہے ورنہ دل تاریک ہو جاتا ہے اور اس پر تواتر زنگ چڑھتا جاتا ہے اور اس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسا کہ لوہے کے بکس پر کوئی رنگ ساز پینٹ کرتا ہے لیکن دانتوں کے اندر میل جم کر ستون بن گیا تو قومی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا خانے کے حکیم جی کے محتاج ہوتے مگر دل پر سیاہی کی جو تہ جم گئی اس کے لئے ضرورت متصور نہ ہوئی کہ کسی طبیب سے نسخہ دریافت کریں۔ جن کے زیر سایہ پرورش پائی تھی وہ اس بیماری کو بیماری ہی نہ سمجھتے تھے۔ اگرچہ ہماری جسمانی بیماریوں کا علاج کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے مگر جھوٹ بولنے، گالی گلوچ دینے، نمازوں سے کترانے اور فضول خرچی وغیرہ کو کوئی عیب ہی نہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے صرف یہ سمجھ رکھا تھا کہ ایک وقتِ مقررہ پر یہ سب کچھ کر لیں گے! اُف ممتا کی ماری بچے کی ماں نے بچے کی جسمانی کمزوری کے غم میں خود کو تو تپدق کا شکار کر لیا مگر یہ کبھی بھی محسوس نہ کیا کہ کبوتر بازی، پتنگ بازی سے بڑھ بڑھ کر چرس اور شراب کا رسیا ہو گیا ہے! اربابِ نشاط کے بالاخانے سے طبلہ اور سرنگی کی آوازیں سُن سُن کر یہ ترقی کر کے اندرونِ پردہ کے رازوں سے آشنا ہو گیا ہے۔ جو تانیں وہ سرِ راہ سے سُنا کرتا تھا آج وہ تانیں اس کے اعزا میں اُڑ رہی ہیں۔ اس کے اخلاق کو یہ گھُن اندر ہی اندر کھا چکا ہے اب بوسیدہ اور کرم خوردہ لکڑی کی طرح ناکارہ ہے۔ لکڑی چولھے کا ایندھن ہے یہ دوزخ کا ایندھن۔

کہئیے! کس کی بے اعتنائیوں سے وہ اس منزل تک پہنچا؟ اس کی تباہیوں کی ذمہ داری کس کی گردن پر ہے؟ اے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر بحث کرنے والو! خدارا ذرا سوچو تو سہی کہ تمہارے ذمے اولاد کے بھی تو کچھ حقوق ہیں؟ ــــ یا نہیں ــــ؟

قوم قوم کہنے والو! یہ رسمی تقریریں اور فیشنی پند و نصائح کے دفتر کچھ معنی نہیں رکھتے۔ تم جن کو آئندہ چل کر فلاسفر، ڈاکٹر، جنرل، ادیب، ماہرِ سیاست، مبلغ، مناظر، مدبر، وکیل اور تجار وغیرہ سمجھ رہے ہو وہ دسمبر اور جنوری کی سردیوں میں تمہاری آنکھوں سے اوجھل سینماؤں اور تھیٹروں کے دروازوں کا چکر کاٹ رہے ہیں۔ کیا یہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے کہ آج ان کی نگرانی کرو تا کہ کل ان پر آنسو نہ بہاؤ؟ مگر تم سچے ہو، تمہارے پاس ایک جواب ہے جو ایسے مواقعات پر دیا جاتا ہے کہ "قسمت کا لکھا پیش آتا ہے۔" صریحاً غلط ہے۔ خدا نے تمہیں اولاد دی، ان کے حصے کا رزق دیا، رہنمائی کے لئے قرآن دیا اور اس کی تفہیم کے لئے وہ لوگ بھی دیئے جو تمہیں کھینچ کھینچ کر اس طرف لے جانا چاہتے تھے اور تمہیں تمہارے فرائض سے آگاہ کرتے تھے کہ اولاد کی تربیت تمہارا فرضِ اولین ہے ورنہ خدا کے روبرو تم جوابدہ ہو گے مگر تم پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تم نے ان نعمتوں کو جھٹلایا، ان کی قدر نہ کی، یہ قسمت نہیں اس کا وبال ہے ‡

سہ ماہی امتحان لجنہ اماء اللہ کا اجراء

کافی عرصہ سے سہ ماہی امتحان لجنہ اماء اللہ کا سلسلہ بند ہے۔ حالانکہ یہ امتحانات خواتین کی دینی قابلیت کو بڑھانے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ شعبۂ تعلیم کے ماتحت اِن امتحانات کا سلسلہ پھر شروع کیا جاتا ہے اور اعلان کیا جاتا ہے کہ اِس سہ ماہی کا کورس قرآن کریم کا پانچواں پارہ نصف اول اور دعوۃ الامیر ۲۷ صفحہ تک مقرر کیا جاتا ہے تمام لجنات کی سیکرٹریانِ تعلیم اپنی لجنہ میں اِس کورس کے پڑھانے کا انتظام کر کے شامل ہونیوالی ممبرات کے ناموں کی فہرست جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ نیز تمام لجنات کی خدمت میں گذارش ہے کہ اِن امتحانات کی اہمیت کو واضح کر کے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ امتحان کی تاریخ ۲۱ جنوری ۵۳ء مقرر کی جاتی ہے۔

امۃ الرشید شوکت سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمنّائیں

از سلطان احمد حفیظ

(۱) دائمی زندگی!

مجھے پیدا کیا...... اور خود چھپ گیا..... مجھے ظاہر کر دیا اور خود روپوش ہے...... اسلئے کہ میں تیری تلاش کروں - اب جبکہ میں تیری تلاش کر چکا.... تُو بدستور چھپا بیٹھا ہے...... آخر کیوں؟ مجھے اپنا چہرہ دکھا!..... میں ایک نئے طُور کی تلاش میں سرگرداں ہوں.. مجھے اپنا جلوہ دکھا!..... ورنہ کہیں میری سسکتی ہوئی تمنّا دم نہ توڑ دے...... اُس مسافر کی طرح جو منزل کے قریب پہنچکر دم توڑ دے..... آہ!..... میری وہ آرزو..... جس نے بڑی سے بڑی مشکلات میں مجھے سہارا دیا جو میری کٹھن منزل کی طرف لحہ بہ لمحہ حوصلہ بڑھاتی ہے..... مٹ نہ جائے..... مگر میں تیری رحمت سے کبھی نااُمید نہ ہوں گا...... اسلئے.... کہ تیری رحمت اور بخشش سے صرف کافر ہی نااُمید ہوتے ہیں۔

تُو کہتا ہے..... موت کی آرزو نہ کر..... موت کی آرزو گناہ ہے - لیکن میں زندہ کب ہوں..... میں تو ایک تلخ خواب دیکھ رہا ہوں.... (موت تو بیداری کا نام ہے)..... میں اس طویل خواب سے اُکتا چکا ہوں..... میں بیدار ہونا چاہتا ہوں.... تاکہ میں اپنے خواب کی تعبیر..... تجھ سے پوچھ سکوں.. ..... ایک مسرت انگیز تعبیر.....

ایک شہید..... زخموں سے نڈھال..... جو کہ..... شہادت کی آخری منزل طے کر رہا تھا.. ..... مجھے اشارہ کیا.....

میں اس کے قریب..... اُس کی..... آخری آواز..... سننے کے لئے پہنچ چکا تھا..... اُس کی زبان پر..... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جاری تھا..... کلمہ طیبہ..... ہونٹوں پہ فاتحانہ مسکراہٹ..... موت اُس سے شکست کھا رہی تھی..... پھر خاموشی...... اچانک اُس کے ہونٹ کھلے..... آہ!..... اُس کی آخری آواز..... ایک نعمت..... میری تمناؤں اور آرزوؤں میں..... ایک نئی تمنّا..... کہنے لگا..... "نادان تو موت سے ڈرتا ہے..... مگر..... مسلمان ..... موت سے نہیں ڈرتے..... بلکہ..... اُن سے خود موت ڈرتی ہے....

میں نے پوچھا..... کیوں؟..... اور یہ تھی اسکی آخری آواز..... "موت آئے گی..... ضرور آئی ہے.... اٹل ہے..... کوئی موت سے نہیں بچ سکتا خواہ تم لوہے کے بند کمروں میں چھپ جاؤ..... جب مرنے کے بعد ایک بار پھر زندہ ہونا ہے - تو پھر ڈر کیا....

دیکھو میں کتنا خوش نصیب ہوں..... جو میری جان..... خدا کے نام پر قربان ہو رہی ہے.... اور خوش ہوں..... اور ایک نئی تمنّا..... خدا سے ملنے کی.....

اور میں..... رشک کی فضاؤں میں پرواز کرتے ہوئے..... جب احساسِ کمتری کی پستیوں میں گرا.... تو..... آہ..... وہ قابلِ رشک..... انسان..... خاموش ہو چکا تھا..... میری زبان بے اختیار پکار اُٹھی..... "تُو مرا نہیں..... بلکہ..... زندہ ہے..... زندہ جاوید..... میں تیری یاد میں اشک نہیں بہاؤں گا..... بلکہ..... تیری یاد..... میرے دل کی گہرائیوں سے تیرے لئے..... بلندئ درجات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائیں بن کر نکلے گی ......"

اور عشق کے فرشتے قدرت کی شانِ بے نیازی کا یہ نظارہ دیکھ کر سر بسجود تھے ......

اور میرے کانوں میں ...... خدا کا یہ قول گونج رہا تھا کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔

(۲) آہ! یہ جلاوطنی

وہ جلاوطن تھا۔ اس کی زندگی ...... جلاوطنی کی زندگی ...... وہ ایک غلطی کی پاداش میں ملک بدر کر دیا گیا ...... اس کا عزیز وطن ...... حسین وطن ...... اُس سے دُور بہت دُور ...... اُس کی زبان پر وطن کے حسین نظاروں کی یاد ...... اپنے وطن کی یاد ... . اپنا وطن حاصل کرنے کی تمنا ...... اسکے ڈوبتے ہوئے دل کو حوصلہ ...... اُس کی پُر الم زندگی میں خوشی کی ایک لہر ...... اُس کے لبوں پر مسکراہٹ بنکر ظاہر ہوئی ...... مگر ...... معاً ...... اپنے اعمال .... جلاوطنی کی طویل مُدت ...... اُس کے دیدہ ہائے اشکبار سے آنسو بن کر بہہ نکلی ...... میرے آنسو ... زار و زار ...... موسلا دھار بارش کی طرح برس پڑے ......

اور ...... وہ ...... متحیر و حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ...... مجھے حیرت و استعجاب کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ...... شاید وہ سمجھ رہا ہو کہ ...... میرے آنسو ... . اُس کی درد بھری کہانی پر .... اُس کی درد بھری زندگی پر ...... بطور ہمدردی ...... مگر کاش ...... وہ جانتا ...... کہ ...... مَیں بھی ایک جلاوطن ہوں ...... اور میری زندگی اُس سے کہیں زیادہ دُکھ بھری ...... میرا وطن ...... سب سے زیادہ حسین ...... ہر نعمت سے مالا مال ...... خالق کا قرب ...... آہ! ...... میرا وطن ...... جنت ...... جنت ...... خلد بریں ...... اُس کی یاد ...... مَیں مسکرا اُٹھا ...... مگر اپنے اعمال جلاوطنی کی طویل مُدت ...... خالق کا خوف ایک بار پھر ...... ندامت کے دو آنسو بن کر ...... میرے دامن میں جذب ہو گئے ...... اور ...... دُور ...... بہت دُور سے ایک آواز ؎

توڑ ڈالیں فطرتِ انساں نے زنجیریں تمام
دُوریٔ جنت سے روتی چشمِ آدم کب تلک

مَیں ...... اپنی جلاوطن زندگی کے ہر لمحہ کو ...... اس ...... دُنیا میں ...... نہیں ...... اس کھیت میں عمدہ سے عمدہ بیج بونے پر صرف کرنا چاہتا ہوں .. .. تاکہ ...... آخرت میں ...... اپنی بوئی ہوئی فصل کا پھل ...... رسیلا اور عمدہ حاصل کر سکوں ...... میرے خالق! میری مدد فرما ... آمین۔

(۳) نمک حلال

میرے خالق! ...... تیرے ایک بندے کو ...... مُدت ہوئی ...... ہاں ...... مجھے یاد ہے ...... ایک وقت کھانا کھلایا تھا ...... اور مَیں ... اُس کو ...... ایک احسانِ عظیم خیال کرتا رہا۔ پھر ...... ایک دفعہ ...... ایک کام کے لئے ...... امداد طلب کی۔ وہ مجبور تھا۔ بے بس ...... وہ میری مدد نہ کر سکا ...... اور مَیں نے ...... ہاں مَیں نے اُسے جھٹ "نمک حرام" کا خطاب صادر فرما دیا ... وہ رو اُٹھا ...... اُس کی رُوح کانپ اُٹھی ...... تب سمجھ رہا تھا .. ... کہ میرے عطا کردہ خطاب سے اُس کی ندامت آنکھوں سے برس رہی ہے ...... مَیں نے وجہ پوچھی ...... کہنے لگا ...... اے انسان! ...... سُن اور کان کھول کر سُن ...... یہ مت خیال کر مجھے تیرے اس طعنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دُکھ ہؤا...... تیرے اِس لقب سے رنج پہنچا...... نہیں...... نہیں...... بلکہ...... مَیں سوچ رہا تھا کہ تم نے ایک معمولی سی بات کو احسان خیال کرتے ہوئے مجھے نمک حرام کا خطاب دیا...... مگر میرے خالق کے مجھ پر کتنے عظیم احسانات ہیں...... مَیں اس کا کوئی فرض ادا نہ کر سکا...... اور مَیں اپنے خالق کا...... کتنا بڑا نمک حرام ہوں...... میرے مولا!...... مجھے توفیق دے تاکہ میں نمک حلال بنوں نہ کہ نمک حرام۔

(۴) کیا مانگوں

زید کہہ رہا تھا......

میرے خالق!...... تُو جانتا ہے...... مَیں نے اپنی خوشیاں تیرے بندوں میں بانٹ دیں...... میری تھوڑی بہت پونجی انہوں نے خود ہی اُڑا لی...... اور مجھے اُسے تقسیم کرنے کی زحمت سے بچا لیا...... جو تُو نے دیا۔ مَیں نے اس پر صبر کیا...... حالانکہ مَیں جانتا تھا کہ "تو ہر صبح کہتا ہے کہ "میرے بندو مانگو کیا مانگتے ہو۔ مگر مَیں نے...... اپنی زندگی...... یا تو سونے میں گزار دی...... یا پھر اِس سوچ میں...... کہ تجھ سے مانگوں تو کیا مانگوں...

ایک بڑا سرمایہ دار اگر کہے کہ "مانگ کیا مانگتا ہے" اور مَیں کہہ دوں "ایک پیسہ"...... تو مجھ سے بڑھ کر کم ظرف، نادان اور جاہل مطلق کون ہوگا۔

اے سرمایہ داروں کے سرمایہ دار خدا...... اگر مَیں تجھ سے دُنیوی نعمتیں طلب کروں تو یہ میری کم ظرفی اور جہالت ہوگی۔ اب مَیں نے سوچ لیا...... اور تجھ سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں کہ "روزِ محشر میرا اعمالنامہ میرے دائیں ہاتھ میں دینا۔" مجھے اسے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

(۵) رضاءِ الٰہی

میرے خالق تو نے مجھے خلوص، محبت، مروت اور اخوت کی بے بہا نعمتیں عطا کیں۔ مَیں نے انہیں تیرے بندوں پر نچھاور کر دیا...... آہ بے قدری کے زخم کھا وہ اپنی موت مر گئیں...... تو انہیں پھر زندگی دے تاکہ پھر مریں اور زندہ ہوں۔ اور ایسا کرتا جا...... میرے جلے ہوئے دل کا کچھ حصہ بھی جلنے کے لئے بیتاب ہے...... اُسے بھی جلا دے...... پھر ہرا کر اور پھر جلا...... اور جس طرح سونا آگ میں جل جل کر کندن بن جاتا ہے اُسی طرح جب مَیں تیرے حضور پیش کیا جاؤں تو میرا دل بھی کندن بن چکا ہو...... تُو نے ٹھیک ہی تو فرمایا ہے "اپنی نیکیوں کو جتا کر یا دُکھ دے کر ضائع نہ کرو۔"

مجھے تیرے بندوں کی پرواہ نہیں۔ اگر وہ احسانوں کا بدلہ نقصان...... ہمدردی کا بدلہ دشمنی سے بھی دیں تو مَیں احسان کرتا جاؤں گا...... ہمدردی دکھاتا جاؤں گا اسلئے کہ میرا مقصود و مدعا صرف اور صرف تیری خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ تو مجھے توفیق اور ہمت عطا کر...... آمین!

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تیرے بعض بندے کہتے ہیں خدا کی عبادت کرو، نیکیاں بجا لاؤ۔ مَیں پوچھتا ہوں کیوں؟ کہتے ہیں جنت کیلئے۔ لیکن میرے خالق! بتا کیا یہ خود غرضی نہیں کہ مَیں تیری عبادت کروں؟ اسلئے کہ مجھے جنت ملے...... مَیں صرف یہی چاہتا ہوں کہ تُو مجھ سے خوش رہے...... اور یہی میری جنت ہے...... جنت تو تیرا انعام ہے اور انعام اپنے منہ مانگا نہیں جاتا بلکہ منعم کی مرضی پر ہوتا ہے...... ہاں میری یہ صدا ہے دُعا ہے اسکو قبول فرما رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ آمین ثم آمین+

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاطمۃ الزہراؓ

امۃ اللطیف ثمر راولپنڈی

حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہمارے نبیؐ کی بیٹی تھیں۔ یہ گھر کے تمام کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ آٹا پیستیں، کھانا پکاتیں، اور کنوئیں سے پانی بھرتیں۔ بچوں کی غور و پرداخت کرتیں۔ اسکے ساتھ ساتھ نماز، روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت بھی آپؓ کا روزمرہ کا معمول تھا۔ کام کاج میں ہاتھ بٹانیوالا کوئی نہ تھا۔ ایک دفعہ آپؓ گھر میں چکی پیس رہی تھیں اور لب قرآن مہرا تھے مسلسل چکی پیسنے کے باعث سیدہؓ کے ہاتھ زخمی ہوچکے تھے لیکن خانگی فرائض کی ادائیگی کا احساس انہیں آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ گھر تشریف لائے۔ اُن کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ انہوں نے سیدہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "حضور علیہ السلام کی خدمت میں مال و متاع اور غلام آئے ہیں اور حضور وہ مال و متاع غرباء و مساکین میں بانٹ رہے ہیں اگر آپ بارگاہِ اقدس میں جا کر کوئی لونڈی یا غلام طلب کریں تو آپکے کام کاج میں بڑی سہولت ہو سکتی ہے۔"

سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا بارگاہِ نبوی میں پہنچ گئیں، اور انہوں نے سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے پیغام بھیج دیا۔ حضور علیہ السلام تشریف لائے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔

"ابا جان! آپ مال و دولت، لونڈیاں اور غلام بانٹ رہے ہیں اگر آپ مجھے بھی ایک لونڈی دے دیں تو گھر کے کام کاج سے قدرے فرصت مل جائے۔"

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "جانِ پدر! ابھی تو میں اصحاب صُفّہؓ کی طرف سے فارغ نہیں ہوا وہ تجھ سے زیادہ حقدار ہیں۔"

شفیق باپ کا وہ ٹوک جواب سن کر سیدہؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور انہوں نے اپنے زخمی ہاتھ دکھاتے ہوئے کہا۔

"ابا جان! دیکھئے چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں کا چمڑا اُکھڑ گیا ہے۔"

رحمت مجسم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر کے ہاتھوں کو چوم کر سینے سے لگا لیا اور انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"اصحاب صفہ بہت غریب ہیں۔ مجھے ہر وقت ان کی ذمہ داری کا خیال رہتا ہے۔ بیٹی! گھبراؤ نہیں۔ سنو! میں تمہیں ایک لازوال نعمت دیتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ، ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔"

سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا گھر تشریف لائیں تو اُن کے چہرے پر مسرت اور غیر معمولی چمک تھی۔ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔

"مجھے حضور علیہ السلام نے کونین کی نعمتیں عطا فرما دی ہیں۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے استفسار پر سیدۃ النساءؓ نے فرمایا۔

"حضور علیہ السلام نے مجھے تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ میں حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل کرونگی اور اب تنگدستی اور دیگر تکلیفوں کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معصومیت

آپا "اچھی" کے قلم سے!

{معصوم بھولے بھالے معصومیت کے عنوان پر لکھتے وقت اپنی آپا "اچھی" کو مخاطب کیا کریں۔ انشاء اللہ اُن کے ہر سوال کا جواب دیا جائے گا۔}

ماہِ ستمبر کے شمارہ میں معصومیت کے عنوان کے ماتحت جس صحابی کا نام دریافت کیا گیا ہے وہ حضرت عمیرؓ ہیں۔ اُن کے شوق کے پیشِ نظر حضورؐ نے اُنہیں جہاد میں شمولیت کی اجازت دیدی تھی۔ لیکن آپ نے یہ کہانی ادھوری لکھی ہے مہربانی فرما کر پوری بیان فرمائیں تاکہ تمام احمدی بچے اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ (امۃ الباسط احمد نگر)

عزیزہ امۃ الباسط! تمہارے نام بتلانے سے بہت خوشی ہوئی۔ تمام احمدی بچوں کو اسی طرح اپنے بزرگوں کے واقعات سے واقف ہونیکی کوشش کرتے رہنا چاہیئے تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو کہ انہوں نے کیا کیا اور ہم نے کیا کرنا ہے؟ بہرحال پہلے تمہیں "معصوم بھولے بھالوں" کے کچھ لطیفے سنائے جاتے ہیں اسکے بعد یہ کہانی مکمل کی جائیگی اور ایک اور بچّے کی کہانی سنائی جائیگی۔

لطائف:۔ احسان الرحمٰن ربوہ

(۱) احسان الرحمٰن کی امّی نے ایک دن گھر میں ذکر کیا کہ ہمارا ارادہ احسان الرحمٰن کو حافظِ قرآن بنانے کا ہے تو ننھے نعیم میاں نے فوراً کہا۔ "پھر تو امّی جان آپ احسان کی آنکھیں نکلوا دینگی"۔ (امۃ الباسط جماعت پنجم)

(۲) ایک دن ہماری جماعت میں اُستانی جی نے دریافت کیا کہ قائدِ اعظم کو بھلا قائدِ اعظم کیوں کہتے ہیں؟ تو ایک لڑکی نے فوراً جواب دیا۔ "اِس لئے کہ اُن کا قد لمبا تھا"۔ (بُشریٰ خاتون جماعت چہارم)

کہانی:۔ عزیز بچو! یہ بہادر بچہ جس نے جہاد میں شامل ہونے کیلئے اِسقدر شوق دکھایا تھا آخر حضورؐ کے ساتھ مِل کر کفار سے لڑا اور لڑتے لڑتے جان دیدی۔ آج وہ اُن مسلمان شہداء میں شمار کیا جاتا ہے جنہوں نے بالکل ابتدا میں اسلام کے درخت کی اپنے خون سے آبیاری کی۔ یہ مسلمان بچہ عمیرؓ بن وقاص تھا۔ آج ہم اُن کے کارناموں پر فخر کرتے ہیں اور اُن کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کرتے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گہرے جذباتِ عقیدت میں اُن کیلئے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

عزیز بچو! تم بھی ایسے ایسے شاندار کام کرو جن سے تمہارا نام رہتی دُنیا تک روشن رہے۔ اور جس سے اللہ اور اس کا رسول خوش ہوں اور دُنیا تمہارے نیک کارناموں کی وجہ سے ہر وقت تمہارے لیئے دُعا گو ہو۔

ابوجہل کے قاتل:۔ عزیز بچو! تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے مقدس رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں نبوت کا دعوٰی کیا تو اُس وقت مکہ میں اور مکہ کے باہر جس نے سب سے زیادہ حضورؐ کو دُکھ دیا وہ ایک شخص ابوجہل تھا۔ یہ مکہ کا بڑا سردار تھا۔ حضورؐ کی ذات سے اسکو سخت دشمنی تھی۔ جب حضورؐ مدینہ تشریف لے آئے تو اُس نے مدینہ پر بھی ایک بڑے لشکر کے ساتھ حملہ کر دیا۔ مسلمانوں اور کفار میں بدر کے مقام پر ایک سخت جنگ ہوئی۔ کافر بہت زیادہ تھے اور مسلمان بہت تھوڑے۔ کافروں کا سردار ابوجہل تھا وہ بھی اس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ بھلا معلوم بھی ہے اس کو کس نے قتل کیا۔ آپ ضرور خیال کرتے ہوں گے کہ اتنے بڑے سردار کو آخر مارنے والا بھی بہت بڑا بہادر اور سردار ہی ہوگا۔ لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس متکبّر سردار کو مارنے والے بھی دو ہونہار ننھے مجاہد تھے۔ اُنہوں نے اس کافر کو کس طرح کیفرِ کردار تک پہنچایا؟ یہ حال "ننھے مجاہد" کے عنوان سے ہم تمہیں آئندہ شمارہ میں سُنائیں گے۔ انشاءاللہ

اگر تم میں سے کوئی اُن ننھے مجاہدوں کے حالات ہمیں لکھ کر بھیج دے تو ہم اُس کی طرف سے شائع کر دیں گے +

نوٹ:۔ جنگ بدر میں شامل ہونے والے جس صحابی کا نام دریافت کیا گیا تھا اس کا نام امۃ الحفیظ بنت عبدالحی صاحب نے بھی لکھ کر بھیجا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ اطفال

مکرمہ مدیرہ صاحبہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
مَیں مصباح میں شائع کردہ تجویز متعلقہ بزمِ اطفال کو پسند کرتا ہوں اور اس کا ممبر بننا چاہتا ہوں - براہِ مہربانی بزمِ اطفال کی لسٹ میں میرا نام بھی درج کر لیں - مَیں آپ کا احسانمند ہونگا - نیز دو آنہ کی ٹکٹیں بھی ارسال ہیں - مجھے قلمی دوستی کا بہت شوق ہے اور مَیں احمدی بھائیوں سے قلمی دوستی کرنا چاہتا ہوں - آپ کا دُعاگو
اسعد محمود گوندل خریداری ۲۲۵ معرفت جناب غلام علی صاحب تحصیلدار مرحوم
گلی آسا ملتانیہ ٹکرہ الاپل - گوجرانوالہ

عطاء الکریم و عطاء المجیب احمد نگر نے بزمِ اطفال کے لئے ۸ کے ٹکٹ بھجوائے ہیں - تمام احمدی بچوں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ بزمِ اطفال کے ممبر بن کر اپنے پروگرام کو مفید بنانے کی کوشش کریں گے۔

مکرمہ مدیرہ صاحبہ - چند اشعار و عجائبات ارسال ہیں شائع فرما دیں :-

"ہمارے ارادے"

ہم مسلم بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے
اسلام کا ہم جھنڈا دُنیا پہ لگا دیں گے
ہم مسلم بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے

ہم کلمہ محمدؐ کا ہر اک کو پڑھا دیں گے
اسلام کی خاطر ہم جاں اپنی لڑا دیں گے
ہم مسلم بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے

(سید شفیق احمد احمدی سیالکوٹ)

"چند عجائبات"

۱- کہتے ہیں کہ میڈرڈ (سپین) کے ایک گاؤں میں رہنے والے سب لوگوں کے ہاتھوں کی چھ چھ سات سات انگلیاں ہیں۔
۲- کہتے ہیں کہ دُنیا میں صرف ایک مُرغا ایسا ہے جس کے سر پر سینگ ہیں - یہ مُرغا سپین میں ہے۔
۳- کہتے ہیں کہ پیرو کی ایک لڑکی کو ایک سانپ نے کاٹا - لڑکی ہنستی رہی اور سانپ مر گیا۔
۴- کہتے ہیں کہ ہائیڈل برگ (جرمن) میں ایک مُرغی ہے جس کے ہر انڈے میں ایک کی بجائے دو دو زردیاں ہوتی ہیں۔
۵- کہتے ہیں کہ جزیرہ مالٹا کی ایک اونچی چٹان پر ایک عجیب و غریب قسم کا پتھر رکھا ہوا ہے جس کے اُوپر اگر کوئی کنکر یا پتھر مارا جائے تو گھنٹیاں بجنے کی آوازیں آتی ہیں ؂

(سید شفیق احمد احمدی سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی مساعی

ہماری بہن محمودہ ثروت صاحبہ شہر سیالکوٹ سے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے نام تحریر فرماتی ہیں:-

مؤدبانہ گذارش ہے کہ فدویہ نے مندرجہ ذیل تبلیغی کام کیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ میں خاکسارہ نے اقیموا الصلوٰۃ کے زیر عنوان ایک مضمون پڑھا۔ ایک معزز گھرانے کی ایک غیر احمدی عورت کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ بحث ہوتی رہی۔ اس دوران میں سوالات تو بہت کئے لیکن موٹے موٹے سوالات درج کئے دیتی ہوں۔

(۱) خاتم النبیین کا مطلب ہے آپ آخری نبی ہیں۔

(۲) حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہیں۔

(۳) جماعت احمدیہ کو الگ رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

(۴) ہر نبی کے کچھ معجزات ہوتے ہیں حضرت مرزا صاحب کے معجزات کون کونسے ہیں؟

خاکسارہ نے قرآن کریم و احادیث سے حوالہ جات دیکر ہر بات کا جواب دیا۔ بیشک وہ پڑھی لکھی عورت تھی لیکن اس سے کچھ بن نہ پڑی۔ آخر کہنے لگی قرآن کریم کا سارا ترجمہ سیکھنے کے بعد کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔

خاتم النبیین کا صحیح مفہوم سمجھانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک "لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً" اور حضرت عائشہؓ کا قول قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ پڑھ کر سمجھایا اور دیگر بزرگوں کے اقوال کا بھی ذکر کیا۔

وفاتِ مسیح کے متعلق قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سے واضح کیا کہ حضرت مسیحؑ وفات پا گئے ہیں۔

(۱) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔

(۲) يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات کا مختصر ذکر کیا۔ پیشگوئی محمدی بیگم پر زیادہ دیر بحث ہوئی۔ جماعت احمدیہ کو الگ رکھنے کی وجہ بھی بتائی۔

ایک احمدی لڑکی کو جن مسائل سے وہ واقف نہ تھی اور سمجھنا چاہتی تھی تمام مسائل بوضاحت سمجھائے۔ ایک لڑکی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی ہدایت کی اور درود شریف کی برکات کا بھی ذکر کیا۔ اسی لڑکی کے سوال پر کہ کونسی نیکی زیادہ ثواب پہنچاتی ہے۔ بتایا کہ جو نیکی ارادتاً کی جائے وہ نیکی زیادہ ثواب پہنچاتی ہے بجائے اس نیکی کے جو عادتاً کی جائے۔

اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو نماز باقاعدہ ادا کرنے کی اکثر ہدایت کرتی رہی۔

معزز گھرانوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگ بڑی دلچسپی سے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں اور جب پچھلا لٹریچر پڑھ لیتے ہیں تو خود اور طلب کرتے ہیں۔ ٹریکٹ تقسیم کرنے میں میرا چھوٹا بھائی میری مدد کرتا ہے۔ اللہ اسے جزائے خیر دے۔

اصلی اکسیر اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں قیمت فی شیشی ۱۲/۸ مکمل کورس

ملنے کا پتہ: طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس نمبر ۲۸۹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

جنابہ آر۔ او۔ صاحبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"بزمِ مصباح میں" آپکے متعلق یہ پڑھ کر کہ آپ کو ایک ایسی سہیلی کی تلاش ہے جو آپکے ساتھ قلمی دوستی رکھے۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کو خط لکھوں اگرچہ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کی شرائط پر پوری نہیں اُتر سکتی۔ پھر بھی ایک خیال میرے دل میں ہے کہ میں آپ کو ضرور خط لکھوں۔ پہلی بات میں جو آپ اور مجھ میں اختلاف ہے وہ یہ کہ آپ کا مشغلہ طالبعلمی سے گذر کر بیکاری ہے اور میں نے اِس سال میٹرک کا امتحان دیکر کالج میں داخلہ لیا ہے۔ اُردو ادب سے مجھے بیحد دلچسپی ہے لیکن شاعری! یہ ایک ٹیڑھا سوال ہے اگرچہ شاعری کو نیو اور افسانہ مجھے بیحد پسند ہے۔ لیکن خود میں اب تک ایک شعر بھی نہیں کہہ سکی۔ زندہ دل، ذہین، اخلاص رکھنے والی، یہ باتیں آپ کے مصباح میں لکھتے ہی میرا آپ کو خط لکھنا جو ظاہر کرتا ہے اسکا آپ خود اندازہ کر سکتی ہیں۔۔۔ آپنے اپنا پورا نام نہیں لکھا، آپ اپنا پورا نام لکھیں اور اپنے والد صاحب کا بھی شاید میں آج سے پہلے بھی آپکو جانتی ہوں۔ اور ہاں یہ تو بتائیں انقلاب سے پہلے آپ کہاں مقیم تھیں۔ اگر آپ (ان تمام باتوں کو پڑھ کر) بھی اب مجھے خط لکھنا یا مجھ سے دوستی پیدا کرنا یا نہ کرنا چاہیں تو براہ مہربانی خط کے ذریعہ مجھے اطلاع دیں تاکہ انتظار کی زحمت نہ اُٹھانی پڑے۔

(آر سیٹھی واٹر ورکس سیالکوٹ)

"آر۔ او" کے جواب میں:۔

مکرمہ محترمہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج ہی ستمبر کا مصباح ملا اور "بزمِ مصباح" پر نظر پڑی جس میں آپکی طرف سے "ایک گذارش" دیکھی کہ آپ ایک سہیلی کی تلاش میں ہیں جو کہ آپکی بیکاری کے لمحات کو شعر و شاعری اور لمبے خطوط سے گذار سکے۔ میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے پڑھا کہ "میرا مشغلہ طالبعلمی سے گذر کر بیکاری ہے۔" آپ ضرور جماعت احمدیہ کی فرد ہونگی اور پھر شاید لجنہ اماءاللہ کی بھی ممبر ہوں، ایک زندہ جماعت کے فرد سے یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ بیکار بیٹھے۔ آپکے لئے ہزاروں کام مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ انسان کو جس قدر لذت خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت سے حاصل ہو سکتی ہے وہ نہ لمبے خطوں میں ہے اور نہ وفادار دوست کی تلاش میں۔ میں سیکرٹری نمائش ہوں اور میرا مقصد (یعنی نمائش کا) بیکاری کو دُور کرنا ہے۔ اگر آپ مجھے اپنے آپ سے متعارف کرسکیں تو میں آپکی مشکور ہونگی۔ آپ کے لئے تو بہت سے کام ہیں۔ آپ ایک ایسی جماعت کی فرد ہیں جس کا مدعا حقیقی اسلام کو تمام دُنیا میں پھیلانا ہے! احمدیت نے دنیا کو تلوار سے نہیں بلکہ اخلاق سے فتح کرنا ہے اور ہمارے لئے تو بیکار بیٹھنا موت سے بدتر ہے۔ وہ قومیں جو ایک باطل مذہب کی پیرو کار ہیں اِس طرح دن رات اپنے مذہب، قوم اور مخلوق کی خدمت میں لگی ہوتی ہیں کہ انسان اُن کے کام کی سپرٹ کو دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ میں نے خود ان لوگوں میں رہ کر کام کیا ہے۔ اُنکے کام کے انہماک کو دیکھ کر حیرت ہوتی اور شرم آیا کرتی تھی۔ آپ آئیں اور مجھے ملیں اور اپنی قوم کی کچھ خدمت کریں۔ کیوں اپنے قیمتی وقت کو یوں ضائع کر رہی ہیں۔ فقط۔ والسلام

(آپ کی خیر اندیش۔ بیگم مشتاق باجوہ سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ کراچی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھلا بتائیں تو؟

شاعر نے ذیل کے تین اشعار میں کسی کی جدائی کا رونا رویا ہے۔ اس کا نام ہر مصرعہ کے پہلے لفظ میں مضمر ہے بتائیے وہ کیا شے ہے؟

قلق ہے تیری جدائی کا جو اس کے دل پر * اے میری جان بتانے تجھے کیا یہ احقر
دن کا آرام گیا رات کی ہے نیند حرام * یاد میں چین نہیں پڑتا کسی کی دم بھر
اس پہ کچھ وصل کی اُمید کا ہے جادو چلا * نام لے لے کے تیرا جیتا ہے اب تک افگر

بالوں کے گرنے کا علاج!

(۱) بالوں کو گرنے سے محفوظ رکھنے اور انکو لمبا کرنے کیلئے آملہ کو لیموں کے رس میں پیس کر لگانا چاہیئے اسکے استعمال سے بال لمبے ہونگے اور گرنے بند ہو جائینگے۔

(۲) دوسرا نسخہ۔ بھیڑ کا دودھ بالوں میں مل کر آدھ گھنٹے کے بعد دھو ڈالیے۔ متواتر دس دن ایسا کرنے سے بال گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

دانتوں کے لئے مفید منجن

(۳) جن کے دانت ہلتے ہوں اور اپنی جڑ نہ چھوڑ چکے ہوں اُن کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ نہایت مفید ہے:-

مازو	مصطگی	عاقر قرحا
۲ تولہ	۲ تولہ	۶ ماشہ

تینوں چیزوں کو باریک پیس کر رکھ لیں۔ صبح و شام آہستہ آہستہ دانتوں کی جڑوں پر ملیں اور آدھ گھنٹہ بعد کُلی کر لیں۔ ۱۵ یا ۲۰ روز میں دانتوں کا ہلنا بند ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (حفیظہ از سندھ)

(۴) ایک بہن نے اپریل ۱۹۵۲ء کے مصباح میں سرسوں کے تیل کو صاف کرنے کا طریقہ تحریر کیا تھا مگر نہ تو تیل کا وزن اور نہ ہی تیزاب کا وزن لکھا اور نہ ہی یہ تحریر کیا کہ تیزاب ملانے کے کتنی دیر بعد تیل صاف ہو گا۔ میں نے ایک چھٹانک تیل میں ۱ قطرے تیزاب ڈالا تو کچھ اثر نہ ہوا۔ پھر کچھ مقدار میں اور ڈال دیا جسکی وجہ سے تیل بالکل سیاہ ہو چکا ہے اور وہ قابلِ استعمال نہیں رہا۔ براہ مہربانی کوئی بہن مطلع فرمائے کہ وہ تیل اب کس صورت میں قابلِ استعمال ہو سکتا ہے اور تیل کو صاف کرنے کا صحیح طریق کیا ہے؟

(۵) کوئی بہن آزمودہ نسخہ تحریر کریں جس سے قبل از وقت سر کے بال سفید ہونے سے بچائے جا سکتے ہوں۔ اور عام سر درد کے لئے بھی کسی آسان اور عام فہم نسخہ سے مطلع کریں۔ نیز چہرہ کی صفائی اور جھریوں سے بچنے کے لئے بھی کوئی ترکیب تحریر فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ (آپکی ناچیز بہن ت۔ط۔ از احمد نگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال کیلئے کرسیاں اس طریق پر خریدی جائیں کہ ہر چھوٹی لجنہ کے ذمہ ایک کرسی کی قیمت اور ہر بڑی لجنہ کے ذمہ دو کرسیوں کی قیمت ڈالی جائے اور رقم جمع ہو جانے پر اکٹھی کرسیاں خرید لی جائیں۔ ایک کرسی کم از کم دس روپے میں بن جاتی ہے۔

اِس تحریک پر مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے جو رقوم موصول ہوئی ہیں اُن کی رپورٹ لکھی جاتی ہے جس لجنہ کو اسکے متعلق کوئی اعتراض ہو وہ دفتر لجنہ کو اطلاع کر دے۔

باقی لجنات سے بھی درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی ممبرات سے کرسیوں کی قیمت وصول کر کے ارسال فرماویں۔ والسلام

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

از لجنہ اماء اللہ	وصول شدہ رقم
پھلروان ضلع سرگودھا	۱۶—۰—۰
جنت خاتون آف بھیرہ	۱۰—۰—۰
شادیوال ضلع گجرات	۱۰—۰—۰
حیدرآباد سندھ	۱۰—۰—۰
کوئٹہ	۲۰—۰—۰
گجرانوالہ	۲۰—۰—۰
تخت ہزارہ	۵—۳—۰
منٹگمری	۱۱—۹—۰
میراں پور ضلع شیخوپورہ	۴—۰—۰
مہر بی بی صاحبہ بھائی کا بھٹیاں ضلع گجرانوالہ	ایک عدد کرسی
جھملہ ضلع گجرات	۷—۸—۰
راولپنڈی	۳۰—۰—۰

ربوہ حلقہ ۱	۱۷—۰—۰
" محلہ ص	۲—۱۲—۰
" " دارالصدر	۱۰—۰—۰
کل میزان	۱۸۴—۱—۰

رپورٹ چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ بابت ماہ اگست ۵۲ء

حیدرآباد سندھ	۳۲—۰—۰
تخت ہزارہ	۵—۸—۰
چک ۹۸ ضلع لائلپور	۵۷—۸—۰
اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۵۰—۰—۰
لاہور	۴۱—۰—۰
کوئٹہ	۲۶۰—۰—۰
بشیرآباد اسٹیٹ سندھ	۲۵—۰—۰
خانیوال ضلع ملتان	۲—۰—۰
سرگودھا	۵۰—۰—۰
کل میزان	۵۲۴—۰—۰

رپورٹ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ اگست ۵۲ء

حلقہ ص ربوہ	۳—۳—۰
تخت ہزارہ	۲—۱۲—۰
مالیرکینٹ کراچی	۱۰—۶—۰
عارف والہ ضلع منٹگمری	۲۱—۱۲—۰
لاہور	۹۸—۳—۰
ڈنڈپور کھرلیاں ضلع سیالکوٹ	۱—۱—۰
بشیرآباد اسٹیٹ سندھ	۱۰—۰—۰
کراچی	۲۸—۲—۰
پشاور	۸—۰—۰
کل میزان	۱۸۴—۹—۰

سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

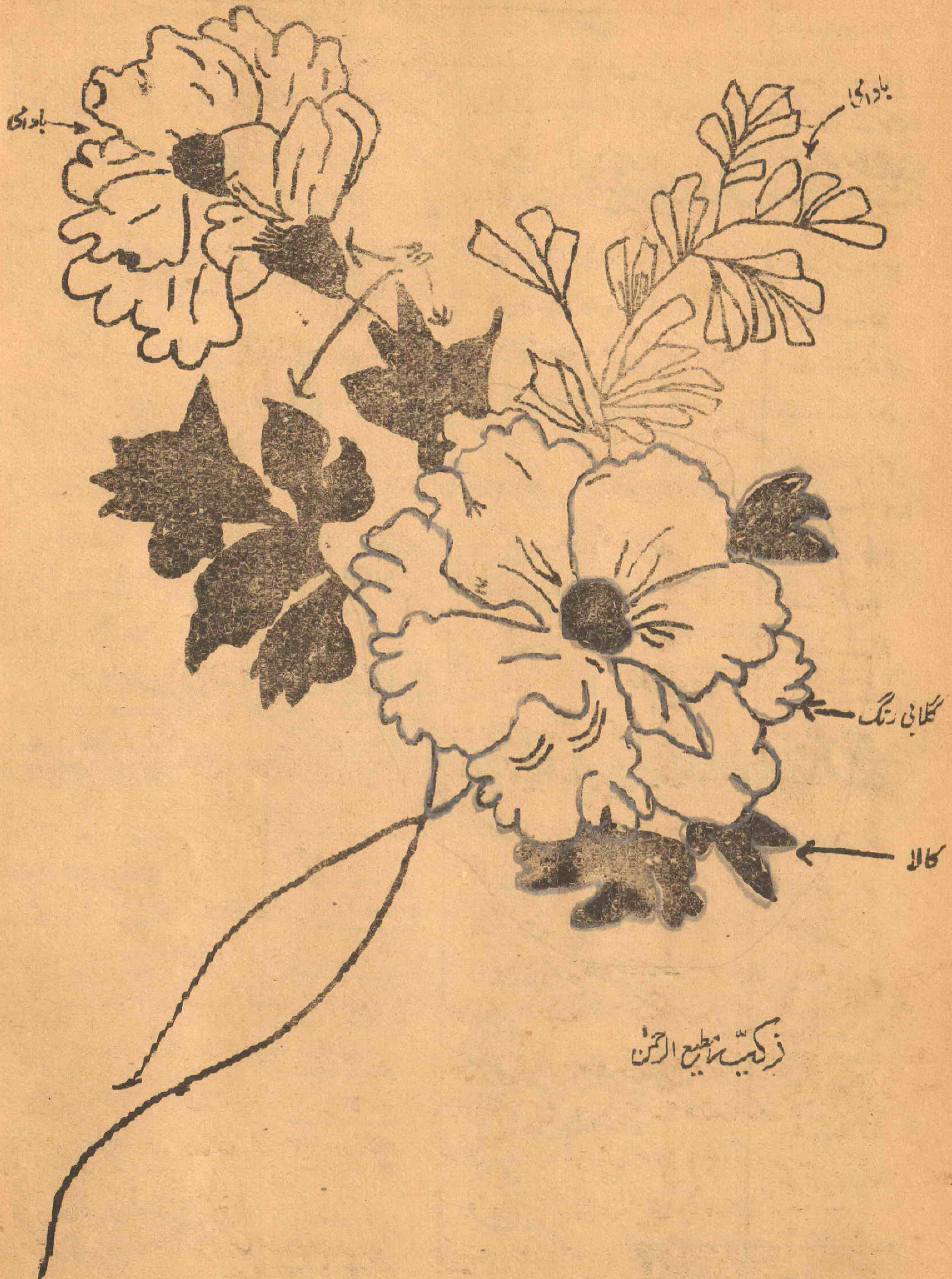

زکیہ مطیع الرحمٰن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۲۸۹۲ - امام الدین ولد یار خان صاحب قوم اچپوت پیشہ پنشن عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن نوکریاں ڈاکخانہ چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے جو تھی وہ موضع تسکار ضلع گورداسپور میں رہ گئی ہے اراضی مرہونہ -/۳۹۰۰ روپیہ کی تھی - ملکیت کوئی نہ تھی - اگر وہ واپس ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی - نیز مجھے موجودہ وقت میں پنشن ماہوار -/۸/۱۶ روپے اور الاونس عارضی -/۴ روپے کل -/۸/۲۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مذکور کرتا ہوں - کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا - میرے مرنیکے بعد اگر کسی قسم کی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی - العبد امام الدین بقلم خود - گواہ شد - خورشید احمد انسپکٹر وصایا - گواہ شد - فضل الدین چوہڑ منڈہ +

نمبر ۱۲۹۱۶ - حسین بی بی زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے - زیور کوئی نہیں ہے - حق مہر یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتی ہوں - میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی - الامتہ حسین بی بی موصیہ نشان انگوٹھہ - گواہ شد - محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ گواہ شد - خورشید احمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۷۳ - محمد اسمٰعیل ولد محمد بخش صاحب قوم ترکھان پیشہ مزدوری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن چک ۹۳/6.R ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولپور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے - میرا گزارہ سالانہ آمدنی پر ہے - جو اندازاً -/۳۰۰ روپیہ سالانہ ہے - اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - میرے مرنیکے بعد اگر کسی قسم کی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی - آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا - العبد - محمد اسمٰعیل چک ۹۳/6.R - گواہ شد - خورشید احمد انسپکٹر وصایا - گواہ شد - دین محمد پریذیڈنٹ چک ۹۳/6.R +

نمبر ۱۳۱۱۰ - محمد صدیق ولد چوہدری نور احمد قوم جٹ پیشہ زمینداره عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے - الاٹ شدہ اراضی ۵ ایکڑ کی آمدنی سالانہ یکصد روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں - اسکے علاوہ اگر کوئی جائداد یا آمد وغیرہ ہوگی تو ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں - علاوہ ازیں میرے مرنیکے بعد جو میرا ترکہ ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی - العبد محمد صدیق نشان انگوٹھہ - گواہ شد - چوہدری نور محمد باڈیگارڈ - گواہ شد - مبارک احمد ناصر بقلم خود +

نمبر ۱۳۱۵۶ - طالعہ بی بی بیوہ گلاب الدین قوم ڈھوال جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء چک ۲۴۵/E.B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے - اسوقت یکصد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - نیز میرے مرنیکے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ طالع بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ بشیر احمد سیکرٹری مال چک ۲۴۵ ۔ گواہ شد۔ ملک عبد العزیز نشان انگوٹھا +

نمبر ۱۳۲۵ ل ۔ مہر جمال الدین ولد مہر گنج قوم اعوان پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال بیعت حضرت خلیفۃ المسیح اول ؓ ساکن ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان کچا قیمتی ۳۰۰/- روپیہ نیز میں کاشتکاری کرتا ہوں جس سے اندازاً ۱۰۰/- روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ آمدنی اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ مہر جمال الدین نشان انگوٹھا۔ ڈوگراں گھمناں ڈاکخانہ بودھالہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد گکھا تو الی۔ گواہ شد۔ عبد السلام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ +

نمبر ۱۳۳۰۹ ل ۔ محمد صدیق ولد مولا بخش قوم اعوان پیشہ زمیندارہ عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷ الف کوٹھ مہر محمد پوٹا۔ ڈاکخانہ کا چھیلو ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت سالانہ آمد کاشتکاری مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد صدیق بقلم خود۔ گواہ شد۔ خورشید الرب چک ۲۷ الف۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۳۳۳ ل ۔ احسان الٰہی ولد مولوی رحمت علی قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میرا وظیفہ ماہوار مبلغ ۲۵/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ احسان الٰہی احمد نگر بقلم خود۔ گواہ شد۔ فضل الدین پریذیڈنٹ احمد آباد۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی برادر موصی۔

نمبر ۱۳۳۴۴ ل ۔ انور علی ولد چوہدری محمد شریف قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۶ ستمبر ۱۹۴۹ء چک ۲۰۵ ڈاکخانہ چک ۱۶۵ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد مبلغ ۲۹/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ انور علی چک لالہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ صوفی رحیم بخش پریذیڈنٹ چک لالہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ اللہ بخش قائم مقام امیر جماعت احمدیہ بقلم خود +

نمبر ۱۳۳۶ ل ۔ محمد شریف ولد فقیر علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے صرف ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۳/- روپے اور الاؤنس مہنگائی مبلغ ۲۶/- روپے کل مبلغ ۶۹/- روپے ماہوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمد ہے۔ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد۔ ناصر علی سیکرٹری وصایا منٹگمری۔ گواہ شد۔ نذیر احمد خان سیکرٹری مال منٹگمری +

نمبر ۱۳۳۷۶۔ رسول بی بی زوجہ چوہدری اللہ الدین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھوئیوال ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے واجب الادا ہے۔ زیور طلائی مرکیاں وزن پونا تولہ قیمت -/۷۰ روپے ہے۔ کل میزان بمعہ حق مہر -/۱۷۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ رسول بی بی نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد۔ اللہ الدین خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۳۸۱۔ محمد صالح نور ولد محمد یامین صاحب۔ قوم چوہان پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے صرف مبلغ -/۸/۶۵ روپے گذارہ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر کوئی کمی بیشی میری آمد میں ہوئی تو اس کی اطلاع بھی وقتاً فوقتاً دیتا رہوں گا۔ العبد۔ محمد صالح نور واقف زندگی ربوہ۔ گواہ شد۔ ناصر الدین دفتر احمدیہ سنڈیکیٹ۔ گواہ شد۔ رشید الدین واقف زندگی +

نمبر ۱۳۳۸۳۔ غلام فاطمہ زوجہ مستری عنایت اللہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مالیکے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند کے واجب الادا ہے۔ کانٹے طلائی ۱۰ ماشے قیمتی -/۸۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اس کے علاوہ اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ الامۃ۔ غلام فاطمہ زوجہ عنایت اللہ نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ عنایت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین پنشنر +

نمبر ۱۳۳۸۹۔ امیر النساء بیگم زوجہ غلام حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن لاہور مصری شاہ رحیم روڈ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ۔ زیور طلائی کڑے چار تولہ قیمت -/۳۵۰ روپے۔ کل میزان -/۸۵۰ روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ امیر النساء بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ غلام حسین خاوند موصیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۳۹۱ - ارشاد بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۴/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - ایک جوڑی کانٹے جس کا وزن اس وقت ایک تولہ ہے اور اس وقت ایک صد روپیہ کے ہیں اور دو صد -/۲۰۰ روپیہ حق مہر ہے اور خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے - میں اس مذکورہ بالا رقم کی جو کہ -/۳۰۰ روپیہ بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی - اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی - الامتہ - ارشاد بیگم بقلم خود - گواہ شد - ناصر احمد مبلغ جماعت احمدیہ - گواہ شد - عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت +

نمبر ۱۳۳۹۲ - ناصر احمد ولد محمد الدین قوم درغانی پیشہ چوکیدار کالج عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن درگے ضلع خوست صوبہ کابل حال چوکیدار ٹی - آئی کالج لاہور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اسوقت تک میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ موجود نہیں والد صاحب کی وفات پر میں اپنے حصہ کی جائداد جو مجھے ملیگی میں ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں - میری تنخواہ اسوقت -/۴۰ روپے ہے اس کا بھی ۱/۱۰ ماہوار میں ادا کرتا رہونگا - میری وفات پر اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان اسکے ۱/۱۰ کی حقدار ہوگی - العبد - ناصر احمد بقلم خود - گواہ شد - بشیر احمد رفیق بی - اے گواہ شد - بشارت الرحمٰن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور +

نمبر ۱۳۳۹۳ - صادقہ خانم زوجہ ملک محمد رفیق صاحب قوم اعوان پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۴/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - نکلس طلائی چار تولے بحساب -/۹۲ روپے فی تولہ -/۳۶۸ روپے - بندے دو تولے طلائی -/۱۸۴ روپے - حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپیہ - اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - الامتہ - صادقہ خانم بقلم خود - گواہ شد - عنایت اللہ ربوہ - گواہ شد - ملک محمد رفیق ربوہ +

نمبر ۱۳۳۹۴ - حکیم عبدالرشید ارشد ولد مولوی نور محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ واقفِ زندگی عمر ۲۹ سال - پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں - اسوقت میرا گذارہ اس الاؤنس پر ہے جو مجھے تحریک جدید کی طرف سے مبلغ -/۷۷ روپے ملتا ہے - میں تا زیست اپنے ماہوار الاؤنس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا - اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی - العبد - حکیم عبدالرشید ارشد مولوی فاضل واقفِ زندگی معرفت وکالت تبشیر ربوہ - گواہ شد - نور محمد والد موصی - گواہ شد - محمد مستقیم سیکرٹری مال جماعت علی پور +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسم کی صحت دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہو کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے بھی اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ [illegible] پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔

مختصر فہرست ذیل میں درج ہے۔!

نام عطر:۔	چنبیلی	گلاب	خس	حنا	
فی تولہ:۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
نام عطر:۔	گل شبو	کرنام	نرگس شہلا	نجدی	
فی تولہ:۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
نام عطر:۔	شام شیراز	عطر باغ و بہار	حنا عنبری	موتیا	عنبرین
فی تولہ:۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جوئی، ایوکوین، شامی محبوب روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے عمدہ فی شیشی مل سکتے ہیں خس اور باغ و بہار خاص موسم گرما کے عطر ہیں +

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایۂ ناز مجرّبات

۱۔ ہمدردِ نسواں۔ اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپے۔

اکسیرِ جنین۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ قیمت فی تولہ -/۴ روپے

دوائی فضلِ الٰہی۔ اولادِ نرینہ کیلئے نہایت ہی مفید دوائی۔ قیمت مکمل کورس -/۱۶ روپے۔

۲۔ سُرمہ نمیرا خاص۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سُرمہ

قیمت ۳ ماشہ ۱۵ر - ۶ ماشہ عہ/ - ا تولہ -/۲ روپے۔

۳۔ تریاقِ کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج! امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید۔ ہر گھر میں ایک

شیشی ہونی ضروری ہے تا کہ بیماری کا فوری علاج ہو سکے۔ قیمت نمونہ شیشی ۱۰ر چھوٹی شیشی ۱۴ر بڑی شیشی عہ/

۴۔ شباکن۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی۔ اس سے بہتر اور کوئی

دوائی نہیں۔ قیمت یکصد قرص عہ/۔

شفائی۔ شباکن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی جگر کی اصلاح ہوتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں عہ/

۵۔ معجون فوفل۔ سیلان الرحم لیکوریا کا بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سفوف جُند۔ ماہواری خون کا رُک رُک کر آنا۔ اس کے لئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۱۰ر

معجون کہربا۔ ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کیلئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۸ر

۶۔ تحسین منجن۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح

صاف رکھنے والا منجن۔ قیمت فی تولہ ۴ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ!